دیکو دم آج باتون باتون حزر
کر بلے آپ مجھے مین جوڑ کا
شکل تب پھر رہی تھی آنکھو نمین

اپنے گھر تک اُسے لگا لایا
تم جو رد ہٹے تو مین منالایا
تنکدے مین مجھے خدا لایا

حیف بازار دہر مین اے رند
کیا مین لینے گیا تھا کیا لایا

لالہ ردیون سے کب فراغ رہا
ناز بیجا اُٹھائے کس کے
کب مٹا عشق کا نشان دلسے
اک نظر جتنے تجکو دیکھہ لیا
یاد ہین کسکو زمزمے بلبل
کبھی نظارۂ چمن نہ کیا

اک نہ اک گل کا دل پہ داغ رہا
اب نہ وہ دل نہ وہ دماغ رہا
زخم اچھا ہوا تو داغ رہا
عمر بھر در پے سراغ رہا
مدتون ہمنوائے زاغ رہا
اپنے داغون سے باغ باغ رہا

دل کو افسردگی سے ہے اے رند
سیر گل کا کسے دماغ رہا

ہر دم کا خیال رخ زیبا نہین جاتا
افسوس ہے تو رشک مسیحا نہین جاتا
باقی ہی بیان مرگیا ہی عشق خط و گیسو
اللہ رے غلو کفر مین مجھہ نہ کلا اے شیخ
ویران ہے بیابان جنون جبسے گیا قیس
غش کرتے ہو جمکا یہ جوبن کے مری جان
جس بات کی چاہو قسم اکمرتبہ لے لو
صحت ہوئی انگو جو اُترتی نہین صدقی
کیا ہو کچھی خبر حال پریشان کے ہمارے
ہی تذکرہ اشکبار ی شوریدہ سر کا
ہی رنگ نہ وہ رو یگر باقی ہی غم فراق
ہر گام پہ ڈگتا ہی قدم راہ وفا مین

کیون رند ترے سر سے یہ سودا نہین جاتا
حالی اب تیرے بیمار کا دیکھا نہین جاتا
سر کٹ گیا پر سر سے یہ سودا نہین جاتا
کعبے کیطرف ہو کے کلیسا نہین جاتا
مجنون کوئی اب جانب صحرا نہین جاتا
شوق آپ سے مجھ بات نزدیکا نہین جاتا
ہر بار تو قرآن اٹھایا نہین جاتا
چورا ہی یہ اب ماش کا تیلا نہین جاتا
اُس تک کوئی اخبار کا پرچا نہین جاتا
یہ فکر یہ مذکور یہ چرچا نہین جاتا
سب اُڑ گیا پر غمزۂ بیجا نہین جاتا
کھائی ہی چپیٹ ایسی کہ سنبھلا نہین جاتا

کانٹا نہ دل جگر سے نکالا کسی سے [illegible]
عمر علیہ السلام لنگڑے نہین جاتا [illegible]
وصل ہم [illegible] کے طاقت ہی رہی ہے نہ توان [illegible]
اب ہنگ [illegible] اپنا نہین [illegible]
احباب [illegible] کیا کام [illegible] کیون ہو چھی [illegible]
چلا آیو نین [illegible]

دل کس [illegible] دل بر نہین [illegible]
کیا ظلم [illegible] نہین [illegible]
نقط [illegible] گیا جو وہ [illegible] نہین [illegible]
کیا [illegible] اک [illegible] نہین [illegible]

6

زلفون کی [illegible]
کیا حال [illegible]
سوچو [illegible] عقل وطبیعت مین [illegible]
دل [illegible]
کیا [illegible] تعریف [illegible] نہین [illegible]
آخر [illegible] جبر [illegible] مین [illegible]
جبیں [illegible] اپنا [illegible] الٹ [illegible]

ٹکرے ٹکرے مین گریبان کے کرون
شاد ہو روح اگر بعد فنا
جان صدقے کرون کیا مال ہے دل
منہ پہ منہ رکھا تو بولے کیا خوب
غیر کٹنے لگین سندہ جا کے ہوا
نام تک لون نہ کبھی ہون وہ بشیر

پرزے پرزے مرے اڑوا دے آپ
شمع و گل گور پہ بھجوا دے آپ
کاٹ دون سر کو جو فرما دے آپ
پہلے منہ اپنا تو نبوا دے آپ
مجہسے نکل اگر اٹہوا دے آپ
اب اگر جور ہی ٹہنجا دے آپ

ہاتھ سے رند کو کہوتے ہو عبث
کہین ایسا نہو پچتا دے آپ

عاشق کہا کے رند نہ کیجے غرور آپ
فرمائین رند عشق مین ہین کس کے گور آپ
جلوہ چمک چمک کے دکہلا رہے ہین یون
نوبت نہ معذرت کی ہوئی اُس کریم سے
کیا مجہہ گناہگار کی ایذا بتا بھگے
مسجود خاص عام ہے دہلیز یار کے
محتاج عرض حال تہین یاد کی جناب
لڑوا رہے ہین شیخ و برہمن کو بجہت
آتش فشان ہے برق تجلی قدیم سے
تکلیف اب نہ کیجیے گا مہربان من
کہینچے کا شوق کوچۂ دلدار کی طرف
گلشن مین گلسی کر رہی ہے شوخ چشمیان
گذرا کرم سے مورد بیداد ہی آہی
انسان خوبرو ہین یہ ثابت ہوا مجہی
معشوق کی کمی نہین عاشق مزاج کو
زنسان نہین ہے رہے منو رہی مثل ماہ
وقف نہین خوشی ہے بجز رنج ہجر مین

اس جور سی خفا ہو گئے کیون بے قصور آپ
دیوانہ پری ہین کہ شیدائے حور آپ
کیا پہر جلایا چاہتے ہین کوہ طور آپ
باعث ہوے نجات کے بہر قصور آپ
ہین اپنے اپنے حال مین اہل قبور آپ
جہکتا ہے وان پہ نیچے سر پر غرور آپ
پہچان لیگا عالم ثانی الصدور آپ
در پردہ کر رہے ہین یہ سارے فتور آپ
معلوم ہے جلا چکے ہین کوہ طور آپ
تہم جائیگا تڑپ کے دل ناصبور آپ
لیجائیگا بہشت مین سودائے حور آپ
نرگس کو چلکے آنکہہ دکہا یئے غرور آپ
ثابت کرونگا یار پر اپنا قصور آپ
رہتے نہ کیون بہشت مین ہو ہے جو حور آپ
لیکن بس نہ یادتی نکریں اب حضور آپ
انصاف تو یہی کہ سراپا ہین نور آپ
ساتھ اپنی لیگئے مری دل کا سرور آپ

ردیف ت

[illegible]

۹

[illegible]

یاد آرہا ہی چاند سا مکھڑا کسیکا ماسی
ہوتا ہی صورت مہ کامل سے دل اچاٹ

نامحرمان عشق سے کیونکر کہون یہ حال
جب آگیا تو ہوتا ہی مشکل سے دل اچاٹ

برگشتہ وہ مژہ دل مجروح سے ہوی
ہے سوزن مسیح کا گھایل سے دل اچاٹ

فانوس سے نہ شمع کو باہر نکالئے
خلوت نشین کا ہوئیگا محفل سے دل اچاٹ

موقع یہی ہے رند بہر کیف کیجیے
عشق بتان حور شمایل سے دل اچاٹ

جاتا ہی ہر قدم دم قیس حزین الٹ
پردہ نقاب لیلی محمل نشین الٹ

یون یک بیک نقاب کو رخ سے نہین الٹ
دہشت سے ہی نجاہی مرا دم کہین الٹ

در پر سے آکے میرا مسیحا جو پھر گیا
آنکھین گئین ہم دم نزع پسین الٹ

اقرار وصل کرکے اب انکار ہی عبث
منکر نہو زبان سے اے نازنین الٹ

مار سیاہ زلف سے اے دل پناہ مانگ
یہ سانپ تجھکو ڈس کے نجائی کہین الٹ

مانند لالہ داغ نہ لگ جائے اے نسیم
پانون کیطرح برگ گل یاسمین الٹ

تیغ نگاہ ناز جو ہے عاشقو چلے
تم دیکھنا صفین کی صفین [illegible] الٹ

بدمستیون سے لاکھو اٹھ بادہ نوش کے
شیشے کہین لنڈھ گئی ساغر کہین الٹ

ہو کر دو چار چشم فسون ساز سے کہے
گر سحر سامری ہو تو جائے وہین الٹ

نکلے جو جان حسرت دیدار یار مین
آنکھون کی پتلیان بھی آخر گئین الٹ

برگشتہ یار ہوگیا مجھ راستباز سے
قسمت کیسی جاکے نہ یون ہمنشین الٹ

بسمل تڑپ کی خون سے جیتن اٹھا چکے
دامن سمیٹ اپنا گلاب آستین الٹ

وہ خواب ناز مین ہی چل آہستہ آ نسیم
انچل نہ جاوے یار سے جاو کہین الٹ

ماہ چہاردہ شب یلدا مین ہو عیان
بالونکو اپنے چہرے سے اے مہ جبین الٹ

معدوم ہووے نام ونشان شاعری کا رنگ
طبقہ زمین شعر کا جاوے کہین الٹ

ردیف ث

جستجوی شاہد مقصود ہی اے دل عبث
توڑکر جان کو نکر تو سعی لاحاصل عبث

تیغ ابرو کے شکاری مین ہے کام اپنا تمام
تیز کرتا ہی چھری میرے لئے قاتل عبث

تکلیف باغ دیتی ہے گلبدن عبث
لہرا رہی ہے مجکو ہوائے چمن عبث

بیکار کہہ زبان کو نہ وصف جمال سے
پیدا کبھی نہین لب کام و دہن عبث

یہان خیمہ در رہون پا در رکاب یہان
کرتے ہین مجہے کا دفن اہل وطن عبث

رکہین لحد مین کاش تردد منزل ہے
دیجے مجہہ شہید کو غسل و کفن عبث

رکہونگا اے جنون مین ابہی چیر پہاڑ کر
کرتا ہی مجکو تنگ مرا پیرہن عبث

عریان رہونگا لینگے فرشتی تبرک کا
لکہتے ہین خاک پاک سے میرا کفن عبث

رنگت سفید گو ہوئی دل سے صفا کہان
دعوی ہے رنگ یار سے اسی یاسمن عبث

لکدا نفاق ہوئیگا باہم یقین ہے
ہے اسقدر موافقت روح و تن عبث

تشبیہ اسکی قد سے نہ دیتی ہی شاعرو
پہینکے گئی اکہاڑ کے سرو چمن عبث

دعوی ہو چکو آپ سے بل اسکا سے کہیے
ہے مجہہ نحیف و زار سے یہ بانکپن عبث

ہون بعد بیسکے بہی ملتی نہ پاؤنگا
میرا امیدوار ہے تو گور کن عبث

شیرین کے دلپہ نقش محبت نہو سکا
ساری شقتین تہین تری کوہکن عبث

تاثیر دار ایک سے نالہ سنا نہین
کرتے ہین یاوہ گوئیان مرغ چمن عبث

لیتی ہی ہر بات باز و سے ناحق تری گرہ
بل کر رہی ہی زلف شکن در شکن عبث

پاتین مقام دوست جو باہر ہون آپ سے
کعبے مین شیخ دیر مین ہین برہمن عبث

دلوا نہ یہ بہی لگیا کسی غنچہ دہن کا ہی
گل چاک چاک کرتا تہین پیرہن عبث

خود کاٹ کر گلا ہمین مرنا تہا اے اجل
میلا کیا دہر دہر کے اپنا کفن عبث

نقصان جان ہے یہ تردد جو ہم ہوے (ناتمام)
کرتے ہو ریخ ہجر مین فکر سخن عبث

ردیف جیم

یاد اس زلف کی جی کے لئے جنجال ہے آج
کیا بیان کیجے احوال برا حال ہے آج

حسن کا عشوے کے بازار مین بہی کال ہے آج
تیر دو کانین ہین معشوقونکی ہڑتال ہے آج

حسرت بوسہ مین عشاق لہو روتین نہ کیون
ملکے چہرے پہ گلال آئے ہین منہ لال ہے آج

صاف منقار دنی کرتے ہین گرفتار قفس
قید سے چھوٹی ہین فکر پر و بال ہے آج

دولت اشک سے ہین جیب مین دریا موجود
دامن ابر بہارے مرا پر مال ہے آج

نغمہ سنجی کا مزا امیر ہی دم سے ہی فقط
رو یگی بلبل بے برگ و نوا میرے بعد

نہیں رکھتا کوئی سر پہ بھی زانو والا
بیکسی اپنا دکھائیگی مزا میرے بعد

سر بسر ہو جائیگا معدوم بر رنگ اکسیر
گھس لگانے کو ملیگی نہ حنا میرے بعد

یاد رکھیے گا مجھی تک ہین یہ سارے نخرے
بھول جاؤ گے یہ سب ناز و ادا میرے بعد

مسی و پان کو ہے سوگ مین کردو ترک
رنگ لائیگی نہ ہاتھون مین حنا میرے بعد

کون پہر میری طرح داشت کریگا اسکی
جلد کٹ جائیگی وہ زلف رسا میرے بعد

تشنہ دکھلاتا ہے ہر خار زبان کی کانٹے
کاش آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد

کون بند ہوائیگا ٹپکا لئے ہاتہو نمین کم
کون کہو لیگا ترے بند قبا میرے بعد

حوصلہ عشق و محبت کا کریگا نہ کوئی
ستم و جور کا دیکہو گے مزا میرے بعد

آنکہہ نرگس کی بدلجائیگی گلچین کی نظر
اور ہو جائیگی گلشن کی ہوا میرے بعد

کرینگے آکے بگولے مرے مرقد کا طواف
خاک اڑوائیگی بہت باد صبا میرے بعد

چہوٹینگے قبر و ہی فوارے لہو کے قاتل
جوش مین آئیگا خون شہدا میرے بعد

جب مین مرجاؤنگا پہر غور کروگے کسکی
کسکو بلواؤگے پوچہو گے دوا میرے بعد

کون سلجھائیگا یون میری طرح اگی اک بل
سب بیچ الجھیگی تری زلف دوتا میرے بعد

مر گئی پر بہی نہ چہوڑیگی گدائی مجکو
گور پر برسیگی شان فقرا میرے بعد

بہولے بیٹھے ہین عبث حسن دو روزہ پہ رند
یاد آئیگی بہت میری وفا میرے بعد

رند کی ہے یہ وصیت اسے سب سن رکہین
پاس تربت مین رہے خاک شفا میرے بعد

کہلی ہے کنج قفس مین مرے زبان صیاد
مین ما پیرا ہے چمن کیا کرون بیان صیاد

دکہائیگا نہ اگر سیر بوستان صیاد
پہڑک پہڑک کے قفس ہی مین دونگا جان صیاد

جہان گیا مین گیا دام لیکے وان صیاد
پہرا تلاش مین میرے کہان کہان صیاد

دکہایا کنج قفس مجکو آب و دانہ نے
وگرنہ دام کہان مین کہان کہان صیاد

اوجاڑا موسم گل ہی مین آشیانہ جلا
بہم یہ مشورہ کرتے ہین باغبان صیاد

عجیب قصہ ہے دلچسپ اک حکایت ہے
سناؤنگا گل و بلبل کی داستان صیاد

نہ گل کہلینگے نہ چہکاریگا کوئی بلبل
بہار باغ کو ہو جاتے تو ہے خزان صیاد

[illegible] قفس [illegible] صیاد [illegible] داستان صیاد

15

کریگا یاد مجکو [illegible] زمزموں کی بعد [illegible] ہون چند روز [illegible] سناؤن واقعات [illegible] چمن [illegible] صیاد [illegible]

نہ پوچھ حال مرا بند بند ڈھیلا ہے
کھینچے ہے کھینچ ترے بازو کی دم کہیں تعویذ

شب فراق میں تا صبح نقش جب کے بھرے
جلا کے شام سے لکھ لکھ کے تا سحر تعویذ

لڑکپنے سے وہ کم باندھتے ہیں بازو پر
گلے میں سیکے پہنتے ہیں بیشتر تعویذ

فروغ حسن دو چندان ہو زیب میں تجکو
طلائی ہو یکن جو بازو کے سیمبر تعویذ

گلوریان تو بہت سی کھلائیں پڑھ پڑھ کے
پلاوں پانی میں دو چار گھولکر تعویذ

جگر پہ نقش ہے مصرع یہ مصحفی کا رند
لٹکتے ہیں تری ہیکل کے تا کمر تعویذ

ردیف رای مہملہ

شعلہ رخسار دلبر کو دکھایا رات بھر
خواب دلایا شمع کو میں نے جلایا رات بھر

زلف مشکوں کے تصور نے جگایا رات بھر
یاد نے چاہ زنخدان کی رولایا رات بھر

ماہرو دلبر سے شب کو بام پر صحبت ہوئی
چاند کو اغیار دن بھر میں نے لٹایا رات بھر

لب بلب سینہ بسینہ صبح تک تھی یار سے
وصل کی شب ہم نے کیا کیا لطف اٹھایا رات بھر

تا سحر آیا نہ میرے پاس وہ وعدہ خلاف
پاؤں پیغامی کی تو ڑوا کے اڑ ہٹکایا رات بھر

چھلکی شب شوخیاں ہی شوخیاں کیں یار نے
آپ ہی جاگا وہ مجکو بھی جگایا رات بھر

ساتھ اپنی لیکے سویا گلبدن محبوب کو
جسم کے جامی کو پھولو نہیں سمایا رات بھر

شام سے تا صبح وصف عارض گلگون کیا
باغ میں بلبل کو کانٹوں پر لٹایا رات بھر

ہجر کی شب یار بن مجکو سلانی آئی تھی
مجکو نہیں نیند کو میں نے اڑایا رات بھر

نوجوان دلبر سے باتوں ہی میں ہو جاتی سحر
بخت خفتہ نے نہ یوں اک دن جگایا رات بھر

ہجر کی شب وہ مسیحا جو تھا آغوش میں
کیا کہوں جو درد پہلو نے ستایا رات بھر

شام سے اسکو تصور روئے نورانی کا تھا
گیسوؤں کا رند نے مضموں بنایا رات بھر

بار رکھوا تا ہی قاتل خنجر فولاد پر
فتنۂ دوران نے باندھی ہی کمر بیداد پر

نالے پر نالہ ہے اور فریاد ہے فریاد پر
کوہ غم ٹوٹا ہوا ہی خاطر ناشاد پر

نو گرفتار قفس آمادہ ہیں فریاد پر
ناگوارا گر نہ گذرے خاطر ناشاد پر

شاق ہوں گلشن میں طبع بلبل ناشاد پر
گوش گل سننے لگی جیسے مر فریاد پر

[illegible]

[illegible]

مرگ غربت مجکو بہتر ہے وطن کی موت سے
مردہ نیجا لاکون ہمہ چہ خانمان برباد ہیر

خود فراموشی کے عالم مین ہے از خود رفتہ ہے
الغرض بہولا ہوا ہے زندگی تیری یاد ہیر

خود بہی رو دیتا ہی اگر مجکو گریان دیکہکر
آئینہ رو دنگ ہوجاتا ہی حیران دیکہکر

آہ اسکا تہا نظر دیتا سنبل زلف پیچان دیکہکر
پہول تہی برگ خزانی رخ خندان دیکہکر

ہو گئی بارے زیارت مصحف رخ کی نصیب
آج مین نکلا تہا گہر سے فال قرآن دیکہکر

پنجہ مرجان سے آیا دست رنگین کا خیال
یاد آگئی وہ کلائی شاخ مرجان دیکہکر

ڈوب مر جلکر کنوئین مین زندگی بیکار ہی
دل مین آتا ہی یہی چاہ زنخدان دیکہکر

بلبل و گل جو بر صیاد خزانی جلد ہے
باغبان نیچر دو یا خالی گلستان دیکہکر

آپ ہوتا ہی تمیز نیک اور بد کا فہیم
آدمی پہچاتا ہی نہان کو نہان دیکہکر

ہو گیا گلزار ہجر یار مین ماتم سرا
مین بہی چلانے لگا بلبل کو نالان دیکہکر

بہر گیا انکہون تلی سب یاختہ انجام کار
خوب رویا آج مین گور غریبان دیکہکر

کیون فلک نا کرین شیرین نے وہ ناز یاں
تب چڑہ آتی تہی جنہین شکل پشیمان دیکہکر

ز درق اگر دن بہی اسطرح رواے چشم تر
نوح چلا اٹہی ہے اشکو نکا طوفان دیکہکر

پہوٹ بہتا ہے آگے اسطرح اچہا نہین
اپنا بیگانہ ذرا اے چشم گریان دیکہکر

پا بہ رہنہ لائی وحشت کل جو صحرا کی طرف
کہہ گئے کیا کیا آبلے خار مغیلان دیکہکر

ہے زبس حسن ملیح یار کا دل کو مزا
چاٹنے لگتا ہون ہونٹہ اپنے نمکدان دیکہکر

قصہ گل سر کے قابل نہین اے عندلیب
کیا کرونگا چند اوراق پریشان دیکہکر

آسمان اس بیکسی سے گر مجہے پیوند خاک
رو دئین مہر کا لکو گبر و مسلمان دیکہکر

کوئی رکہہ سکتا نہین مرد تکی راہ مین قدم
ہو گئے مرجائی خضر اپنا بیابان دیکہکر

ہے یہ قدر و منزلت دیوانے کی تیرے پری
سر و قد تعظیم کرتا ہی سلیمان دیکہکر

عشق مین آئینہ رو کی ہم یہی ہوتا ہی حال
آپ کیون حیران ہوئے ہین مجکو حیران دیکہکر

چاک ہین سینے ہیں دل عشاق مثل کتان
چاند سا مکہڑا ترا اے ماہ تابان دیکہکر

قتل سے میرے جو قاتل کو ندامت سی ہوئی
روح کو صدمہ ہوا اسکو پشیمان دیکہکر

مسکیشون سے ترک جی ممکن نہین برسات مین
پانی بہر آتا ہی منہ مین ابر و باران دیکہکر

ردیف ش

فصل گل ہے گو یکہ چلا ہے ہین می فروش / بادۂ رنگین بیاد ساقی کوثر نوش

کب تلک انکی رسائی ہو کمر تک دیکھیے / کاکل شکین تیرے آئی لگی ہین تا بدوش

نام بلبل پر لٹایا ہی چمن کو باغبان / پھولیان بھر بھر کے لائے باغ سی گل گلفروش

اک صراحی دار گردن کا تصور جو رہا / لب ہے اپنی سلار رنگ لب کیا غرخموش

روے رنگین بھی بہار حسن ہے گلنار ہے / چشم نرگس ہے دہن غنچہ ہی گل ہین انکی گوش

بس بہت رسوا ہوئے اب خاک کا پیوند کر / ہم گنہگارونکا پردہ رکھیی لو اے پردہ پوش

پھر گل گلزار ہون بازار بیٹھین آنکر / لو کہے بھی پھولون کے لیکر اینے آگے گلفروش

قاتل اب تاخیر کیا ہے حکم ہو جلاد کو / کب سے میدان شہادت مین کھڑے ہین سرفروش

عیش کر لو نوجوانو ورنہ جاتا ہی شباب / اور ہی دو چار دن مہمان فصل نائے و نوش

حشر کو جام مئی جنت پلانا یا علی / ساقی کوثر ہے تو اور مین ہجاے تند بادہ نوش

ردیف ص

میکدہ مین کرتے ہین گر رند مے آشام رقص / مسجد مین کہتے ہین زاہد ہی صبح و شام رقص

کیجیے پامال تا آسودگان خاک کو / سیکھتا ہی آپ سے وہ سرو گل اندام رقص

مر کے بھی اٹھتے ہین رندان مین گلو نکو کاٹتے / حشر کرتا ہی بپا تیرا ہے خود کام رقص

جلیع سے لے صبح تک رقصان ہے ہاں وہ بام پر / چرخ پر زہرہ کیا کی شام سے تا شام رقص

سیکڑون بہار بیٹھی گر پڑی گر بھی ہے رقص یار / دیکھیے کس کو اب الزام رقص

لوگ گرفتارونکی اپنے سیر او صیاد دیکھ / مرغ بسمل کیطرح کرتے ہین زیر دام رقص

ہو مہیا ساز عیش اور وہ نہ ہو یاد شہ بخیر / باغ مین کیا لطف دے ساقی گلفام رقص

رقص کے معنے کہلی اس مست کو رقصان دیکھکر / ناز کی رفتار کا رکھا ہی جسنے نام رقص

کیف می مین رند طالب ہون اگر ہے رقص کا / ہاتھ پر ساقی کے ہتر کے اور رکھا ہے جام رقص

ردیف ض

سم ہے یار مطلب کچھ جفا سے غرض / اہلبین تو کام سے ہی کام مدعا سے غرض

تو اگر محفل میں آجاوے تو سکتہ ہو اسے
اے صنم صورت کو تیری دیکھ بت بنجائے شمع

اُٹھ کئی اور ہے تجھی جل جل کے گھل گھل کر تمام
تجھ سے دیکھا گیا میں نے ہے تا پائے شمع

سب یہ روشن ہو گیا ہے داغ کھا کر سوز دل
گور پر سو چراغاں یکسو میری جائے شمع

اک رخ روشن تصور میں ہے پیاں پیش نظر
ہم نہیں رکھتے شب تاریک میں پروائے شمع

پھونک کر منہ سے بجھا دے گر ہو غنچہ دہن
لے پروانوں کے بلبل آئیں گل ہو جائے شمع

مثل شعلہ مجھکو بھی سی ہے زبان الحذر
اپنی یہ آتش زبانی اور کو دکھلائے شمع

اور میں راز و نیاز عشق سے واقف نہیں
یہ تو دیکھے ہے سر پروانہ تھا اور پائے شمع

کانپتی ہے تیرے صورت سی اگر ہو خیال
انجمن سے پر لگا کر شعلے کی اڑ جائے شمع

تیرے آگے کر سکے شب تاب کا رتبہ نہیں
کچھ بھی غیرت ہو تو محفل میں نہ منہ دکھلائے شمع

دیکھ لے گر شعلہ عارض کو تیرے بے نقاب
رشک کی آتش میں بے روشن کبھی جل جائے شمع

چاہیے میں ہو وے روشن عاشق مردہ کا نام
حکم ہے پروانے کی چربی کی ڈھالی جائے شمع

ساحر آجاتا ہے جو وہ خورشید وش
پانی ہو کر بزم میں آگے ترے بہ جائے شمع

دو گھڑی استادہ ہو جیسے لنگ ہی معذور ہے
گرد پھرتی ہے مثل پروانہ جو ہو پائے شمع

روبرو تیرے اگر گرمی کرے پروانہ سے
منہ بگڑ جاتا ہوا کا وہ تھپیڑا کھائے شمع

مطلع ہو وے اگر سوز دل پروانہ سی
صورت زندانیان فانوس میں گھبرائے شمع

رند اگر وہ روئے انور سے الٹ دیوے نقاب
[illegible] پردوں میں چھپا منہ کو یہ شرمائے شمع

ردیف غین

نہ کوئی شمع جلا ہی نہ کوئی لاتی چراغ
جلیگا داغ جگر گور پر سجائی چراغ

کھا کے رشک سے یا آپ کو جلائے چراغ
ضیائے چہرۂ انور کہاں سے لائے چراغ

ہائے مرگ کہیں وکیت کا بجھائے چراغ
کہاں تلک تہ دامن کوئی چھپائے چراغ

سیاہ بخت بھی حاصل کریں سعادت کو
کرم کرے گر کاشانی میں جا کے چراغ

حضور رخ کے منور خجل ہوا کیا
زمین پیٹے تو یقین ہے، ابھی سمائے چراغ

یہاں نہ فنا بھی تکلف سے ہی مزاج مرے
کبھی نہ شمع جلے گور پر سوائے چراغ

عبث ہی پند و نصیحت بھی گور باطن کو
مثل ہی یہ کوئی اندھی کو کیا دکھائے چراغ

[illegible] پری جو بھولے چڑھا ہی ... چراغ [illegible]

ردیف فا

[illegible]

کیا نقص کو تجھ پہ کیوں تو نے غالب
نہ ہا گیا تری بندگی کے میں لایق

نہ کہنا تجھے اپنی رحمت سے محروم
تری ذات سے ہے ہر امید واثق

نہ تاب آئیگی حسن کے تیرے اے دوست
میں موسیٰ نہیں ہوں جو جلوہ کا شایق

تنبیہ دکا عالم تجھے کیا پڑا تھا
ہوا کس لئے پائے بند خلایق

شکایت کا نقرہ زبان تک نہ آیا
بہر حال کرتا رہا شکر خالق

سر و چشم سے میں بجالاؤں صاحب
جو خدمت کوئی ہو مرے بندے کے لایق

بہلا کس سے بہلاؤں دل اس چمن میں
نہ سنبل نہ نسرین نہ گل نہ شقایق

رولاتے ہو عاشق کو بے وجہ و باعث
ہنسینگے مریجان تمیز خلایق

کئے معجزے حسن نے دونوں یکجا
شب تیرہ گیسو جبین صبح صادق

کہا شکے افسانہ قیس و لیلے
عبث کرتے ہو حال میں ذکر سابق

گیا وہ زمانہ وہ لوگ اٹھگئے سب
نہ معشوق ویسے رہے اب نہ عاشق

شنیدیم نام و نشانش ندیدیم
جو قصہ سنیں [illegible] یار موافق

ہوا رشک لیلے کی فرقت میں مجنوں
مرا حال اور قیس کا ہے مطابق

مریجان مدت سے مرتا ہوں تجھپر
ترے چاند سے منہ کا عاشق ہوں عاشق

عبث نوق دیتا ہے تو خود کو ناداں
کیا ایک کو ایک پر اس نے فایق

وہ منشی بنے قدرت حق تو دیکھو
جو مکتب میں تھے بیٹھتے انشا فایق

دعا ہے یہی اور یہی ہے جو تمنا
نجف میں مرے جا کے یہ رند فاسق

ردیف کاف

مانے شرر فشان ہیبت تاب و توان تلک
اور اتنا آہ بھی نہیں آتی زبان تلک

پرواز اپنے آگئے تو تھی لامکان تلک
دشوار اڑ کے جانا ہی اب آشیان تلک

قسمت گئی نہ لیکے کسی قدردان تلک
وہ مدعا ہو میں جو نہ پہنچا بیان تلک

وہ سوختہ ہو میں کہ نہ یاد آئیگے بعد مرگ
سکھائے کوئی یار مرا استخوان تلک

اک تنک گل کی دور میں ہم ہیں قریب مرگ
بلبل کے زندگی ہو کیونکر خزان تلک

اس شعلہ ریز جو کھینچے ہے آہ گرم
ٹڑ ٹڑ گئے ہیں آبلے دل سے زبان تلک

روشن چراغ داغ رہی ہیں سوز غم سے کیا
جلتے ہیں مثل شمع مرا استخوان تلک

۲۵

ردیف کاف

لگائی سوز محبت نے کیا بدن مین آگ
دہن سے میرے نکلتی ہی ہر سخن مین آگ

عیان ہے ہر خم گیسو سے شعلہ رخسار
بہری ہی سنبل تر کی شکن شکن مین آگ

وہ آیا شکوہ جو سرما مین مین یہ گہبرایا
جلائی شمع تو مجمر مین اور لگن مین آگ

یلان فنا ہی ہے تاثیر بخت کی الٹی
لگائی سردی کافور نے کفن مین آگ

مین خانہ زاد قفس ہون مری بلا سے نسیم
دہر دہر جلین جنگل لگے چمن مین آگ

گرا جو اسمین ہوا خاک ڈہونڈ ہا گیا
بہری ہے پانی کے بدلے چہ ذقن مین آگ

بر سہ رہنے دو کپڑے مجہے نہ پہناو
لگیگی جسم کی کمخواب و گلبدن مین آگ

بہا بہاتی ہے ہم اشہا لکو رو سمیہے
یہ بہڑکی آتش گل لگ گئی چمن مین آگ

وہ مجہسے بزم مین ہنستا رہا رقیب جلی
لگائی گرمی صحبت نے انجمن مین آگ

بدنکو ڈہانکون تو سوز دردن ابہی کہلجائے
فتیلہ سان لگے ہر تار پیرہن مین آگ

عیان کسی پہ نکر جوہر حرارت کو
ہر رنگ سنگ ہم چہپائی رکہہ اپنے تن مین آگ

بتائی دہوپ مین میری لحد جلانی کو
الہی ڈالیو تو قبر گور کن مین آگ

عقیق رنگ کی آتش مین جلکے راکہہ ہوا
لگائی لعل لب یار نے یمن مین آگ

مین گرم سیر ہون غربت کی دشت میں شب و روز
لگاون آن کے کیا دوستو وطن مین آگ

جو پہول توڑنے جاون کبہی مین صحن بچمن
لگے خیار کی مانند نسترن مین آگ

مثال نخل سر طور ہے ہر ایک درخت
بجا ہے آپ برستی ہے میرے تن مین آگ

گرے ہین شاخون سے بلبل کہا یہ ہو ہو کر
الہی پہول کہلی یا لگی چمن مین آگ

دلا یہ وادی تعنید گان لعنت ہی
بجا کہ نافہ ہے اس دشت کی ہرن مین آگ

مثال یاض نہ آئی دہان تلک شیرین
لگائی چرخ نے تقدیر کوہکن مین آگ

کلام گرم مرا دستکی یار بولا رنگم
مثال شعلہ زبان ہے تری دہن مین آگ

ردیف لام

پڑتی ہی آکے جان پر آخر بلا کے دل
یارب کسی اثر کا کسی پر نہ آئے دل

حصہ ہی غم ہی خون جگر ہی غذا کے دل
کہاے لیشوق جتنی کہ ہو تشنہ ہائے دل

یارب اسطرح کو اسکا ساتھی دل
ناحق عبث کسیکا جو کوئی دکہائے دل

کہ جوش سے میری جان کسی پر جو آئی دل [illegible]
[illegible] آخر بہر کے دل [illegible] تمنا [illegible]
[illegible] جان [illegible] دل [illegible]
[illegible] مین خرمی سے [illegible] لگا کے دل

جو [illegible] کلے [illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] عاشق [illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] آشنا کی دل

اور ترک تری آنکھوں نے عیاری ختم ہے
دو دل لوٹ لئے گیا بلوہ ہزاروں اور آدھے دل

چھیڑے تو بین جو عشق رہا ہے ابھی رہی
حیرت فزائے آئینہ ہو گی صفائے دل

گستاخیاں ہیں بے ادبی کے کلام مین
کیونکر کہوں نہ ہائے حجہ ہی مدعائے دل

حجہ اسکا استعارہ ہی بے شبہ دھی کہ ہے
اپنی رضا دہی ہے کہ جو ہے رضائے دل

غفران پناہ جیسے لہو ہو کے بہ گیا
سینے مین آ کے درد رہا ہی بجائے دل

چھیڑا اگر اجل نے وفا زیست نہ ہی کی
اور بیوفا دکھا دینگا تجھکو دفائے دل

لیکا اسے پڑا ہے بری طرح چاہ کا
ایسا نہو کہ جان بہی اکدن گنوائے دل

پروردگار صدمی جو مقسوم مین یہ تھے
لوہے کا اک توا دیا ہوتا بجائے دل

پوچھوں علاج کس سے محبت کی رنگ کا
علیے کی پاس بہی تو نہین ہے دوائے دل

افسردگی نے کر دیا اس درجہ مضمحل
آتی نہین ہے سینہ سے باہر صدائے دل

اک بوند ہی لہو کی فقط اس بساط پر
کیسے غضب مین پڑ گیا ہی مین فدائے دل

آ عندلیب ملکی کرین آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار مین چلاؤن ہائے دل

قربان ہی وہ تجھپہ تصدق ہوا آپہ مین
دل تجھپہ ہے نثار تو مین ہون فدائے دل

بالکل فغان صبر نہ رہے اختیار سے
خیرے تو اور طاقت صبر آزمائے دل

غم کا گذر ہے اس مین غصے کا دخل ہے
سنسان مرقد ہے ہے ماتم سرائے دل

اشکوں کے ساتھ وہ بہی لہو ہو کے بہ گیا
اے رند دیکھ لو یہ ہوئی انتہائے دل

دبے گل کے نیچے پڑ جائینگے لالے بلبل
پڑ گئی جب کسی صیاد کے پالے بلبل

کان کہولے ہوئے گل گوش بر آواز ہے آج
درد دل جو تجھے کہنا ہو سنالے بلبل

پھر وہی کنج قفس ہے وہی صیاد کا گھر
چار دن اور ہوا باغ کی کہالے بلبل

پہلے گلشن کے ہوا دیکھ لے رہ کر چندے
آشیان کی تو ابھی طرح نہ ڈالے بلبل

دست انداز نہو گل پہ ابھی اے گلچین
صبر کر صبر ذرا باغ سے جالے بلبل

بے اجازت مین قدم باغ مین ہرگز نہ رکہون
منتظر ہون در گلزار پہ آئے بلبل

ہاتھہ اوراق گل آوین تو بنا کر اجزا
لکھون رنگین مضامین کے رسالے بلبل

کوئی ارمان نہین لیکے چلے باغ سے ہم
دلکے جو حوصلے تہی خوب نکالے بلبل

جس شجر پر ترا جی چاہے نشیمن کر لے
پہٹ پڑیگی نہ تری بوجہہ سے ڈالی بلبل

مانگ خالق سے دعا طول بقائی گل کی
پہلے صیاد سے خیر اپنی منالے بلبل

ترے گل ہی گلستان مین جو ہین تیرہ تاسر
اُنہین گل سب ترے پہچاننے والے بلبل

کسی غنچہ کو چہوا اور نہ کوئی گل توڑا
گھورتی کیون ہے مجہے آنکہین نکالے بلبل

چہچہے رند کریگا تو یہ ہو جائیگی بند
کہتے ہین گلچین کہ زبان اپنی سنبہالے بلبل

ردیف میم

جانین رحمت کو نہ آگاہ ہین آرام سے ہم
ہنس گئی کنج قفس مین جو چہٹے دام سے ہم

فکر مضمون رخ و زلف مین ہین سرگردان
صبح کر دیتے ہین جب ڈہل گئی شام سے ہم

رند سرمست بلانوش ہین میخانے کی
خم گردون کو سمجہتے ہین کم اک جام سے ہم

وہ بہی واقف ہین جو آگاہ نہین صورت سے
مثل عنقا ہین ہوئے مشہور فقط نام سے ہم

چین سے دامن دایہ مین بہی سوئے نہ کبہی
روز مولود سے واقف نہین آرام سے ہم

زہر کہانا پڑیگا ہمکو جیسی سمجہے تہے
خط کے آغاز مین آگاہ تہے انجام سے ہم

عمر بہر شوق ہم آغوشی مین بیچین رہے
پہلوئے گور مین شاید رہین آرام سے ہم

بے قضا کے نہین ہوتا کوئی پیوند زمین
روکین ہاتہون سے فرشتے جو گرین بام سے ہم

خاندان مجنون سے رشتے مین ہمارا ہی ملتا
سلسلہ کہتے ہین گیسوئے دل آرام سے ہم

زلف سے بچتی تو ہی گہات مین وہ چشم سیاہ
ہوتے شاہین کی شکار اگر چہوٹتے دام سے ہم

عاشقون مین سے ہم بہی ہین پہ اپنی ہی دیکہ
تجہکو دیکہا نہین آگاہ ہین پر نام سے ہم

یان بہی قسمت نے لب خشک نہ ہونے دئے
آکے میخانہ مین محروم چلے جام سے ہم

اس ہنڈولے سے پہر اس اہل جہان کی ہے بنا
کیون نہ چکر مین رہین گردش ایام سے ہم

ساغر بادہ الفت جو پلایا تہا ہمین
آجتک مست ہین اے رند اسی جام سے ہم

بتا رہے کسکو رہ بوستان نہین معلوم
نہال کسکو کرے باغبان نہین معلوم

سنا ہے نام فقط سیر گلستان نہین معلوم
تپا مین کیا دو دن مجہے خود مکان نہین معلوم

بتا کچہ جسکا کچہ اسکا نشان نہین معلوم
دہن کدہر ہے کمر ہے کہان نہین معلوم

دہن و زلف ترچہی ہے لیکن کہان نہین معلوم
عیان ہے کہ بامین تمہارا نشان نہین معلوم
مثال گرد پہرا کی طرح مین سرگردان
بہٹکتا پہرتا ہوا کاروان نہین معلوم
پہنچا اس چمن مین ایک عالم ہے باغ بہی
ستا ہے کیا کہ بہار و خزان نہین معلوم
بچا کہ خاک ہوا آشیان نہین معلوم
جلا جلا کر دیا دل کو سوز فرقت نے
کہان ہے اے رند اشنای ہرزہ دیوان نہین معلوم

[illegible]

تری خباب سے ایدوست ہے جہان آگاہ
وہ کون ہے جسے یہ آستان نہیں معلوم

نظارے گلشن ہستی کے روز کرتا ہوں
پر اس چمن کا مجھے باغبان نہیں معلوم

بزنگ نکہت گل ہوں خانہ زاد چمن
قدامت اپنی مجھے باغبان نہیں معلوم

کرم کریگی کبھی اس مشت خار و خس پہ بھی
ہما برق کو کیا آشیان نہیں معلوم

جہانکی ہو مری مٹی وہیں مجھے پہونچا
وہ سر زمین مجھے اے آسمان نہیں معلوم

نہ شکوہ اس سے کبھی نہ ادا ہے فکر ہوا
خدا نے دی ہے مجھے کیون زبان نہیں معلوم

ہے ایک پانو سے استادہ سرو کیا باعث
رواں ہے کیلئے آب رواں نہیں معلوم

تکرم مذمت رندان خموش اے واعظ
وہ کس کی چال پہ ہے مہربان نہیں معلوم

پھرا ہی منہ تری خنجر کا مجھ سے کیوں اے ترک
اڑے ہے کیلئے بی رخ کمان نہیں معلوم

یہ ہڈیاں نہیں آسیا کے چرخ سے بھی
پسے ہیں کس کی مری استخوان نہیں معلوم

ہمیشہ رہتا ہی برگشتہ راست بازوں سے
خلاف ان سے ہی کیوں آسمان نہیں معلوم

سبک کیا مجھے اہل زمین کے نظروں میں
فلک ہیں کیوں ہوا تجھ پر گران نہیں معلوم

وہ بانکی رسم سے واقف ہے پوچھ بلبل سے
اگر تجھے روش گلستان نہیں معلوم

غرور حسن سے گمراہ ہی ابھی تجھکو
طریق دلبری اسحان جان نہیں معلوم

رہینگے کب تلک اے رند خواب غفلت میں
ہیں کس خیال میں اہل جہان نہیں معلوم

دل کو پہر کاکل میں الجھاتی ہیں ہم
سر پر پہر سوز سینہ لالی ہیں ہم

جب تیرے فرقت میں گھبراتے ہیں ہم
سر کو دیواروں سے ٹکراتی ہیں ہم

یاد آتے ہیں وہ عارض پہول سے
باغ میں جو جا کے گل کھاتی ہیں ہم

اے اجل آ جلد خدا کے واسطے
زندگی سے اب تو گھبراتے ہیں ہم

کل کہہ گئے تھے نہ آوینگے کبھی
بے بلائے آج پہر جاتی ہیں ہم

کر سکیگی تو نہ اپنی ہمسری
تو تو چل باد صبا آتی ہیں ہم

ہم پہ بہتان اور کی الفت کا ہے
لے ترے سر کی قسم کھاتے ہیں ہم

جان ندی ہو گی کبھی روبرو
یہ تماشا تجکو دکھلاتے ہیں ہم

ہم نہ ہوونگے تو پھر پچھتائیگا
مفت تری ہاتھ سے جاتے ہیں ہم

۲۹

رند جب ملتے ہین وہ تنہا کہین / دوڑ کر اون سے لپٹ جاتے ہین ہم
مسکرا کر کہتے ہین تب ناز سے / بس ہٹو ان باتون سے گھبراتے ہین ہم

ردیف نون

نہ سادر سپر پڑا رنج دی کہا لیتے ہین / ای شہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہین
توسن عمر نے طے منزل ہستی کی ہے / ہم بھی یاران عدم رفتہ کو جا لیتے ہین
پیر ہمراہی مجھے چھوڑ گئے یان ورنہ / قافلے والے تو سوتون کو جگا لیتے ہین
بھیجینگے پیک بتا کر ترے پاس ای شہ حسن / سر قاصد کے لئے بال ہما لیتے ہین
سامنا لاکھو مصیبت کا پڑے پر کوئی / آسرا غیر کا مردان خدا لیتے ہین
کوچہ دوست مین کہین پاؤن ادب سے کامل / سرکش اس راہ مین گردن کج جھکا لیتے ہین
زلف پر پیچ کا مضمون نہین بندھ سکتا / کیون وہ بال نکتہ سرون پر شعرا لیتے ہین
حق تو یہ ہے کہ عجب لوگ ہین مردان خدا / اپنے سر غیر کی ناحق یہ بلا لیتے ہین
شور و شر کرتے یہ ہین ہستی دو روزہ پر / آسمان اہل زمین سر پہ اٹھا لیتے ہین
لب بلب رہتے ہین جو شام و سحر دلبر سے / زندگانی کا وہی لوگ مزا لیتے ہین
گرچہ درویش ہین یہ لوگ مگر چاہین تو / سلطنت ہو ان کے در کی گدا لیتے ہین
ہیر ویرانے مین درویش بھی سلطان ہو جائے / یان بسیرا سر شام آکے ہما لیتے ہین
جام جم سو اسی ساغر تے مین سمجھتے ہین نیاز / بھیک جیسا کاسی مین تیرے فقرا لیتے ہین
یہ گذر رہو نہ ہی مدفن چسپیون کبھی / وان کی ہم خاک کو آنکھون سے لگا لیتے ہین

عیب سے پاک میرا ہے کلام اے رند / جو غزل حضرت آتش کی کہا لیتے ہین

ادھی غیر ران سے بھڑکاتے ہین اپنا رام کرتی ہین / کسی کے کام سے کیا کام اپنا کام کرتی ہین
رسائی انکی گیسو کے رسا تک غیر ممکن ہے / وہ سودائی ہین جو ایسی خیال خام کرتی ہین
نہ گیسو چھوڑ دیتی ہین نہ رخ کا ٹوہ دیتی ہین / یونہی اک عمر گذری ہی کہ صبح و شام کرتی ہین
کبھی نامرد قابل عشقبازی کی نہین ہوتا / کہان در ہین جو اپنا معرکون مین نام کرتے ہین
شرابین بیچکر دل کھو لکر اب دور ساقی ہے / سبو ملتا ہی گر میکش سوال جام کرتی ہین
ہوئے دو چار خون گریبان کہانی ہی عجب کیا ہے / وہ جب مہندی لگاتی ہین تو قتل عام کرتی ہین

[illegible]

حوصلہ کرنے لگا ہے تنگیان
ضبط اب مجھسے کیا جاتا نہین

ایک عالم حسن کا دیوانہ ہے
تیکے کس کس سے یہ چھوٹا نہین

تجکو آنا ہے تو آ چک اے اجل
جو چلا تیرا مجھے بہاتا نہین

مین نے مے پینے کی توبہ کی تو کی
کوئی ساقی بہی تو بلواتا نہین

حسرتین دلکی نکالون کس طرح
یار کو تنہا کبھی پاتا نہین

کوچہ ہے اُس حور وش کا یا بہشت
جو گیا وان پہر کے یان آتا نہین

کیا مزا پایا ہے تو نے کیون دلا
عشقبازی سے تو باز آتا نہین

بہولتا ہے کب تصور یار کا
سانپ کب چہاتی پہ لہراتا نہین

ہجر کی شب کروٹین کیونکر نہ لون
کوئی پہلو دل کو چین آتا نہین

یہ پسند آئی ہے اُسکو سادگی
ما تہے پر افشان بہی چنواتا نہین

جانتا ہون دل سمجہنے کا نہین
اسلئے نادان کو سمجہاتا نہین

ق

کیا سمجہکر مجہسے فرماتے ہین آپ
میرے گہر بندہ کیون تو آتا نہین

واسطہ کیا ہی کیا جب ترک عشق
تمسے کچہ رشتہ نہین ناتا نہین

جان جائے عشق مین یا نام و ننگ
رند ان باتون سے گہبراتا نہین

غیر نے لاکہہ جوڑ مارے ہین
پر ہم اُنکے ہین وہ ہمارے ہین

اڑتے ہر آہ مین شرارے ہین
چہوٹے چہوٹے فلک کے تارے ہین

جیتے جی چہوڑتے ہین کب یہ قدم
اب تو ہم تمسے قول ہارے ہین

تو ہی مہر سپہر حسن و جمال
اور سب ماہ رو ستارے ہین

اختیار آپکو ہے حضرت عشق
سب کرشمے غرض تمہارے ہین

ہجر کی شب گزند دیتے ہین
نیش عقرب ہین جتنے تارے ہین

جگر و دل جلا کے خاک کئے
تپ ہجران کے کیا حرارے ہین

بجز غم مین اک آشنا کے لئے
مین نے کیا کیا تہپیڑے مارے ہین

چہوڑا او حسرت ہم آغوشی
لگ گئی گور کے کنارے ہین

باتین کرتے ہین جیسے بیگانہ
نام کو آشنا ہمارے ہین

زلف بے ساختہ ہین گیسو یار
نہ بنائے ہین نہ سنوارے ہین +

شمع تربت مری بجہاتے ہین
روح کو بہی غرض جلاتے ہین

لالہ رویون پہ دل جلاتا ہین
داغ بالائے داغ کہاتی ہین

ہان اس شوخ کو کہلاتے ہین
انبار رنگ اسطرح جماتے ہین

نہین ہوتا وہ ہم بغل جس رات
تکیے پہلو کے کاٹے کہاتے ہین

آمد آمد ہی کس کی گلشن مین
گل جو پہولے نہین سماتے ہین

تیرے حوصلہ رقیبون کو
آزمالین جو آزماتے ہین

خشک کیونکر نہون کہ گہن کیطرح
درد و غم مجکو کہائی جاتے ہین

زندگی مین بہی ہے فشار قبر
میرے پہلو مجہے دباتے ہین

گر ہی شیشہ نہ دست ساقی سے
مست ہی پانون لڑکہڑاتے ہین

چہلے دیتے ہین کہتے ہین گل کہا
گریبان کرتے ہین جلاتے ہین

یاد آتا ہے گشت کوچہ یار
جب طواف حرم کو جاتے ہین

بیٹہ بیٹہے ہین خون ہو یہ دل
مجہیر آفت ہمیشہ لاتے ہین

غل ہے زنجیر کا کہین شاید
لڑکے دیوانون کو ستاتی ہین

جیب و دامن ملا جو وحشت مین
چیتہڑے دہجیان اوڑاتے ہین

شوق دیدار و حسرت گفتار
کوبکو دربدر پہراتے ہین

حال دیوانگان عشق نپوچہ
تنکے چنتے ہین خاک اوڑاتے ہین

آپ کو کہو تا ہون اوسے پاکر
ہاتہہ اور پانون پہول جاتے ہین

کرتے ہین زلف یار مین شانہ
سانپ کو ہاتہہ پر کہلاتے ہین

دہو چکا ہون مین اپنی جانسے ہاتہہ
آستین وہ عبث چڑہاتے ہین

درد دل جب بیان کرتا ہون
دانت میری زبان دباتے ہین

جادے صحراے عشق کے اے زند
سانپ بنکر مجہے ڈراتے ہین +

٣٣

خود سراپا نور ہو زیبا ہی بالون مین اگر — چاند سورج کے بدل لٹکاؤ مہر و ماہ کو
سپر بلا ہوتی ہے نازل پھر یہی ہو سر پر گر — پھر بڑھایا چاہتے ہین گیسو کوتاہ کو
رہبری شوق شہادت اپنی کرتا ہے اگر — سر بکف باندھے کفن چلتے ہین قربانگاہ کو

جو مجھے چاہے سزا دے رند وہ مختار ہے
عذر مولا سے نہین کچھ بندۂ درگاہ کو

یار آیا ہے احوال دل زار دکھاؤ — عیسے کو ذرا حالت بیمار دکھاؤ
آجاؤ بس اب راہ نہ ای یار دکھاؤ — مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکھاؤ
عالم ہے سر ہجر مین یان جوش جنون کا — صحرا بھی دکھلاؤ کہ گلزار دکھاؤ
فردائے قیامت کا نہ اقرار کرو جان — لو حشر یہی آج ہی دیدار دکھاؤ
عاشق ہین بہت ایک تو جھگڑا کوئی مچا — پشتے کیطرح پشت بدیوار دکھاؤ
عالم نظر آجائے بہار اور خزان کا — ہم زرد ہون تم ہو گئے رخسار دکھاؤ
تلوار لگاؤ مجھے گہونے سے نہ مارو — تل ڈھالک لو اور ابرو خمدار دکھاؤ
ہر دم متقاضی ہے یہی حسرت دیدار — پھر ایک نظر جلوۂ دلدار دکھاؤ
فرماتے ہو عاشق ہین مگر تجھسے ہزارون — ایجان زیادہ نہین دو چار دکھاؤ
عشق ابرو و مژگان کا بتو سا ہے ہم کے — خنجر مجھے دکھلاؤ کہ تلوار دکھاؤ

مین قبر سے بھی رند یہی کہتا اٹھونگا
مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکھاؤ

چھپکے گھر غیر کے جایا نکرو — ربط ہر اک سے بڑھایا نکرو
اے بتو بال بنایا نہ کرو — سانپ ہاتھون پہ کھلایا نکرو
سبزہ خط کو دکھایا نہ کرو — طوطے ہاتھون کے اڑایا نکرو
رند غم ہجر کا کھایا نکرو — جان کو اپنی کھپایا نہ کرو
تذکرہ غیر کا لایا نہ کرو — جلے کو اور جلایا نہ کرو
منہ کو غنچے کے چڑایا نکرو — گل کو کھلی مین اوڑایا نکرو
مدعا جو ہو زبان سے کہو صاف — حرف مطلب کو چبایا نکرو
اپنا سمجھو مرا دل شوخی لو — مری جان اپنا پرایا نکرو

واسطے بندے کے بدنامی ہے
جان صحبت مین بٹھایا نکرو

دیکھنے والوں کے جانب دیکھو
اسطرح آنکھہ چرایا نہ کرو

شرم بیجا ہے برا کرتے ہو
اچھی صورت کو چھپایا نکرو

جاؤ دریا پہ نہ تم غیر کے ساتھہ
ایسے میڈہی تو لٹایا نہ کرو

دانت پیسا نہ کرو عاشق پر
جان یون ہونٹھہ چبایا نکرو

چار دن وصل مین ہنس لینے دو
آٹھہ آٹھہ آنسو رولایا نہ کرو

لوگ بدوضع کہینگے تمکو
میلے ٹھیلے کبھی جایا نکرو

جان کس کام کا یہ بھولا پن
دم مین ہر ایک کی آیا نہ کرو

عاشقونکی بری گت ہوتی ہے
تم ستارہی تو بجایا نہ کرو

حضرت دل یہی فرماتے ہین
عشق معشوق چھپایا نہ کرو

خوش نہین آتا اگر میرا کلام
تو غزل بھی مری گایا نکرو

تہاموا اب قبضۂ شمشیر اے رند
کوفت پر کوفت اوٹہایا نہ کرو

چشم وحدت سے اگر یان کا تماشا دیکھو
سمجھو خورشید جہانتاب جو ذرا دیکھو

یہی کہتا ہی چلو وہ رخ زیبا دیکھو
پھر ہوا اس دل دیوانہ کو سودا دیکھو

سر دپا کا نہ ہے ہوش یہ محویت ہو
چشم انصاف سی اسکا جو سراپا دیکھو

مین ہون مارا ہوا اک آفت بالائی کا
مجکو کیا دیکھتے ہو وہ قد بالا دیکھو

پھر ادہی دشمن جان سے یہ ملا پھر کر
دل ہمارا نہ کسی اور سے بہلا دیکھو

خاکساری کی حقیقت سی اگر ہو آگاہ
تم مٹا ڈالو جو اکسیر کا نسخہ دیکھو

ہی بلا الحذر اے چاہنے والو مانگو
اژدہا سمجھو اگر زلف چلیپا دیکھو

رتبہ کفر ہی کب تا مین کم ایمان سے
شوکت کعبہ تو ہی شان کلیسا دیکھو

منتظر آنکی جا نکلی ہی یہ جان حزین
ہی یقین انکی جو آؤ مجھے مردا دیکھو

تب دا آنکھین ہون تصور ہو اسی کا ہر وقت
کچھ نہ دیکھو جو کبھی وہ رخ زیبا دیکھو

ہو نہ اس صاعقہ طور کے مشتاق جمال
پھر غش آجائیگا یا حضرت موسی دیکھو

دل ہی کہتا ہی اس مری جاتی ہوا
مین نہ بہلونگا کسی اور سی بہلا دیکھو

سر اٹھانے بھی نہ پایا تھا کہ پامال ہوا
حیف ہوتے نہ دیا چرخ نے برپا مجھکو

مر کے رہجاتا کہیں بیٹھ کے گر کیا تی تنہا
گر چکا تھا ید قدرت نے سنبھالا مجھکو

صحبت حور میں مسرور رہا کرتا تھا
باغ فردوس سے عالم نے نکالا مجھکو

پار ہوں بحر محبت سے میں کیونکر
غوطے کھاتا ہی ساحل پہ یہ دریا مجھکو

مجھسے کیا لیگا جو کاوش بھی کریگی گیتی
چرخ نے بھی نہیں کچھ دولت دنیا مجھکو

پھینکیا لاش کو دریا میں اگر مر جاؤں
زلزلے آئینگے جو قبر میں گاڑا مجھکو

تونے جان کیا آگے اسے عزرائیل
مرگ اور زیست کے جھگڑے سے چھڑایا مجھکو

زندگی ہو جو وہ شکل اپنی دکھاتی ہے
بے اجل حسرت دیدار نے مارا مجھکو

رکھو خدمت میں مجھے کام تو لو
بات کرتے نہیں سلام تو لو

مے پیو تم سرور ہو مجھکو
ہاتھ سے میرے ایک جام تو لو

بات بجتے نہیں کی غیر سے کل
سر پہ اللہ کا کلام تو لو

بندہ ہوتا ہوں آپکا بیدام
ہو بے درکار اگر غلام تو لو

ناز و انداز و حسن و خوبی میں
کون ہے تمسا اسکا نام تو لو

آپ فرمائیں تو بجا لاؤں
کبھی مجھسے بھی کوئی کام تو لو

منہ سے آنے لگی گی عطر کی بو
نام گیسوے مشک فام تو لو

پہلے کر لو رسائی زلف تلک
سلسلے کو جنوں کے تھام تو لو

پھر تڑپ لیجیو گرفتار و
دم بھر آرام زیر دام تو لو

مے پیو جو نہیں بلاتی ہو
مجکو دیتے نہیں ہو جام تو لو

ناز بردار دوسرا مجھسا
کون عاشق ہے اسکا نام تو لو

حاضر ہیں شیشہ و ساغر +
مے نہ سمجھو اگر حرام تو لو +

وہ دیوانہ تھا میں جسکا ہوا غم اہل عالم کو
پھر سیر ادو دن کے اپنی بال کھولے میری ماتم کو

عداوت پاکدامن سے بھی ہے اتنا کے عالم کو
کیا مطعون معاذ اللہ بدکار کسی مریم کو

کہے سے خلق کے گر دامن عصمت ملوث ہو
خدا تو جانتا ہی پاکدامانی مریم کو

مثال شہزادہ عون دل کی پتا ہی فرقت سے [illegible]

مثال قاصر [illegible]

[illegible]

نمود خط ہوا حسن جمال لینے کو
یہ چور گھات میں بیٹھا ہے کیسے مال لینے کو

ابھی ہو عازم جنت اگر ہے حسن پرست
چلیں فرشتہ صاحب جمال لینے کو

ضرور چاہیے مستو ہمیں اک نہ اک شیشہ
وگرنہ کون ہے ساقی سنبھال لینے کو

تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن میں
خدا نے آنکھیں ہیں دی ہیں یہ بھال لینے کو

عبث نہ تیز کرو ترک خنجر و شمشیر
نگاہ بس ہے کلیجہ نکال لینے کو

کھلا یہ عقدہ دہر میں ہو پہنچکر حال
عدم سے آئے ہیں رنج و ملال لینے کو

پناہ مانگ رلا آہ دردمندان سے
نجات سہل کہاں کیسے وبال لینے کو

سفیر تو نے تو کی گفتگو نہ یار سے ملے
ہیں آپ جاؤں جواب سوال لینے کو

یونہیں نہ ٹال کے آیا ہے دور سے مشتاق
بلا ہیں آپ کی یہ خستہ حال لینے کو

شب فراق کے ہمراہ روز آتا ہے
ہمارا خواب تمہارا خیال لینے کو

لگا ہے داغ تجھے کسب نور مہر سے ماہ
کہ ننگ جانتے ہیں باکمال لینے کو

کہیں کے قیمت حسن اس گھڑی سزا ہے یوسف
جب آئیگی یہ تجھے اک پیر زال لینے کو

ملا ہے آہ کا رے دل بہانہ معقول
سنجار سینۂ سوزان نکال لینے کو

شب فراق کے صدمہ سہوں تو یار مر جائیگے
بچا ہوں لذت روز وصال لینے کو

متاع اجر کمایہ میں بھی اک دل پر
چلا ہوں یار حریم المثال لینے کو

قضا جب آئیگی تو سمجھا دبیر قدرت نے
بلایا جائزۂ خط و خال لینے کو

ضرور قیمت دل ہے ملینگے خاطر خواہ
بکے ہوئے ہیں کئی خوش جمال لینے کو

بجا ہے سرو در باغ تک چلا ہے کے
ہیر نگ بو تجھے او نونہال لینے کو

پسند قبا نہ پھر دان چاک کی طرح آہ چرخ
نہ آئے گور پہ مٹی کلال لینے کو

خفا ہو در دولت پہ دیکھ کر امید دوست
فقیر یاں نہیں آتا ہے مال لینے کو

گدا ہے حسن جہاں تیرے بوسے کو نکلتا ہوں
میں ایک بوسہ پہ لیا نہ ماہ و سال لینے کو

متاع دل کوئی کیونکر بچائے انسی سحر
بلا ہیں زلف و رخ و خط و خال لینے کو

اس ترک کا ہ رو کو جو ذوق شراب ہو
ساقی نے مسیح قدح نہتا یا ہو

آمادہ ہے کے قتل پہ قاتل شتاب ہو
چھوٹوں عذاب سے میں تجھے بھی ثواب ہو

[illegible]

مرجاؤں میں [illegible]
قاتل [illegible] قتل کو [illegible]
تا روز باز پرس تو لا جواب ہو
رویا میں [illegible]
یارب مرا بھی خواب زلیخا کا خواب ہو
[illegible]

ہے یہ لحاظ اگر کوئی عریاں نظر پڑے
ہیں پردے چھوڑ دیتا ہوں تم سے حجاب ہو

میکش وہ ہیں کہ خاک بھی کر دے اگر آسمان
کاسہ ہماری خاک کا جام شراب ہو

حاصل نہ نقل کو ہو زمانے میں صفت اصل
روشن کبھی نہ گنجفے کا مہتاب ہو

کاٹے تھے اسکو دیکھ زنان عرب نے ہاتھ
یوسف گلے کو کاٹے جو تو بے نقاب ہو

توڑوں میں رند کاسہ سر اپنا سنگ سے
اس مست بن جو رغبت جام شراب ہو

آشنا اپنے کو گنتا ہے نہ بیگانے کو
پھر وہی جھک سی ہوئی سی ترے دیوانے کو

دل اڑا جاتا ہے آبادی سے ویرانے کو
جوش وحشت ہے کہ پر لگ گئے دیوانے کو

خم کے خم اسمیں سمایا کریں جام ساقی
ظرف اتنا تو خدا دے ترے پیمانے کو

سمجھے بازیچہ ہستی کو جو ہیں نقش فنا
کھیل لڑکوں کا سمجھتے ہیں وہ مر جانے کو

رزق خود اڑ کے پہونچتا ہے جو تقدیر کا ہو
پر دیے ہیں مگر رزاق نے پروانے کو

میرے بھی نخل تمنا کو ہرا کر دیگا
خاک میں جسنے کہ سرسبز کیا دانے کو

آفریں آفریں مجھ مست کی مے پینے پر
مرحبا مرحبا ساقی ترے پلوانے کو

ہر طرف پھیل گیا بغض و حسد عالم میں
نہ رہی مہر و محبت تو قسم کھانے کو

مر گیا منتظر ہی میں ترے وعدہ خلاف
موت آئی ملک الموت ترے آنے کو

رہ نما عشق صنم کا ہو تو انشاء اللہ
کعبۃ اللہ سے پھر کر چلیں بتخانے کو

عقل کامل ہو شرف پائے تو اے جوش جنوں
وہ پری آئے اگر بیڑیاں پہنانے کو

حیف ہے جسکی محبت میں چلے دنیا سے
تا لب گور بھی آیا نہ وہ پہنچانے کو

کیوں فلک کاسۂ سر ٹھوکریں کھائیں آنکھیں
دیکھ سکتی ہوں جو گردش میں نہ پیمانے کو

رحم دل ہوں نہ کبھی دیکھ سکونگا یہ ظلم
گل سے بلبل کو جدا شمع سے پروانے کو

شان رزاقی رزاق تو دیکھ او صیاد
لے اڑا دام سے میں یار کے پر دانے کو

باوجودیکہ موا آگ میں جلکر وہ بھی
پر ملا رتبہ سمندر کا نہ پروانے کو

ہوگی کیونکر دل میکش کی تسلی ساقی
اور دے اور دے رٹ لگ گئی مستانے کو

تازہ ہے لیلی و مجنوں کی کہانی اب تک
لوگ سنتے ہیں ابھی عشق کے افسانے کو

تخلیہ یار سے منظور ہے جو آج کی رات
شمع کے گرد پھٹکنے نہ دو پروانے کو

ردیف ہای ہوز

تیرے سوا جو شانہ بنے اور زلف کا
سو کیجے خدا کرے صفت تپش خار ہاتہ

صبح شب وصال کی جب تب پہ چل گئے
دل سینے مین اچہلنے لگا چار چار ہاتہ

میرے گلے مین ہے ابہی تسمہ لگا ہوا
قاتل خدا کیواسطے اک اور مار ہاتہ

انکو وہی گریز شب وصل بہی رہی
چہونے دیا نہ پانو نکو بہی در کنار ہاتہ

صدمے سے پاے رخش کے تہراتی ہے زمین
تیرے کی کر رہا ہے کوئی شہسوار ہاتہ

آویزہ گوش یار کا انکو نیا دو لگا
آجائیگا جو کوئی در شاہوار ہاتہ

لگتے ہین یاد پاے نگارین جو یار کے
ناچار ملنے لگتا ہون بے اختیار ہاتہ

کہیلا کرو طرح تمے منہ پر ہے بہار
آیا اگر نہ افعی گیسوے یار ہاتہ

شانی کیطرح اسکو بہی لپکا سا پڑ گیا
جاتا ہی اسکی زلف جو بے اختیار ہاتہ

میرے خط ہے انکو عبث باندہتے ہین آپ
تقصیر وار ہین ہون کہ تقصیر وار ہاتہ

بہتر ہے میری لاش جو اسطرح دفن ہو
مردہ درون قبر برون مزار ہاتہ

کانپین اگر تو رعشہ پیری بہانہ ہو
چاک کفن کیواسطے ہین بیقرار ہاتہ

ایدوست دل جو کہتا ہی کرتی ہین وہی
مجبور ہین جو پانون تو بے اختیار ہاتہ

مولا امر عدو نے اٹہایا ہے سر بہت
اک چہوڑ دو ادہر بہی شہ ذوالفقار ہاتہ

سرگرم چاک جیب وہ ہم کو جگر گرد ہین
قابو مین پانون بہی تو نہین در کنار ہاتہ

خلوت سرا نہ پائی تہی رند ایسی عمر بہر
مر کر لگا ہے گوشہ کنج مزار ہاتہ

ردیف یای معروف

منہ نہ دکہانکو اتبو صورت دیکہہ لی
دیکہہ لی اے حور طلعت دیکہہ لی

شکل بدلی اور صورت ہو گئی
اک نظر جیتے وہ صورت دیکہہ لی

ایک جب سجدہ نہین کرتا تجہے
بس خدایا تیری قدرت دیکہہ لی

ہے عیان حال سگ اصحاب کہف
جانور کی آدمیت دیکہہ لے

چار دن بہی تو نہ تم سے بنہ سکی
آپ کی صاحب سلامت دیکہہ لی

جانتے تہے ہم نہ اپنا ہجر کی
وہ بہی صاحب کی بدولت دیکہہ لی

گہورتے ہین اب نگاہ قہر سے
چار دن چشم عنایت دیکہہ لی

کیون اجل ابتر نہ بیوا آہون مین
راہ تیری ایک مدت دیکہہ لی

کہل گئی بندے [illegible] قدر و منزلت
[illegible] صاحب کی حقیقت دیکہہ لی

[illegible] جہوٹون نے بہی بات [illegible]
[illegible] تمہاری دیکہہ لی

[illegible] عادت سی جو [illegible]
دیکہہ لی تو تیری خصلت دیکہہ لی

بحر ہستی مین فقط مثل حباب
عمر بہی الدم کی مہلت دیکہہ لی

اے پری ان سب کا اپنے حسن کا
آئینہ مین گر وہ صورت دیکہہ لی

چاندنی راتون مین [illegible]
چاند سی جیتی وہ صورت دیکہہ لی

[illegible] اور اپنا [illegible]
چار دن کی چاہ وہ قسمت دیکہہ لی

کیون [illegible] وہ حسرت دیکہہ لی
کیا نگاہ [illegible] پہچان لی

یاد آیا [illegible] دیکہہ لی
کہین پایا ہم محبت دیکہہ لی

کیا کہون سجہی حال فرقت — گذری جو کچہ جانا گذری
الفت بت نے کردیا کافر — پر کیا یار خدایا گذری
آئے نہین تم عرصہ گذرا — منع کیا کس نے کیا گذری
گذرے جبدم ہم دنیا سے — ہنسے جانا دنیا گذری
بحر جہان مین زیست ہماری — شکل حباب دریا گذری
کس سے کہیے کون سنیگا — کیا کیا گذرا کیا کیا گذری
کہتا تہا مین عشق سے باز آ — دیکہا جو دل شیدا گذری
مرہی گئے ہم دادِ رے غفلت — انکو خبر بہی نہ چلا گذری
اتنے ہے شغل خون آشامی — نوبت جام و مینا گذری
کافر پر بہی نہ گذری ایسی — ہم پر جو بت ترسا گذری
وقت مرگ یہ جی مین گذرا — زندگی اپنی بیجا گذری
نالہ کیا پر آہ نہین کی — کیا کیا تجہہ بن ایذا گذری
ٹوٹ چکا ہی رشتہ الفت — یاس ہی اب تو تمنا گذری
دوسرا سمجہا کوئی نہ دیکہا — پیش نظر اک دنیا گذری
دیکہیے حال مریض فرقت — حالت ہمپہ مسیحا گذری
قابل دید نہ تہین آنکہین — مدت نرگس شہلا گذری
غش کیون آیا ہمسے تو کہیے — کیا کچہ حضرت موسی گذری

کیونکر جہیلی آفت فرقت +
رند ہو دل پر کیا گذری

مرگئے ہوتے رنج فرقت سے — بچ گئے ہین خدا کی قدرت سے
جان جاتی ہے اب تو فرقت سی — باز آیا مین اس محبت سے
ہول آتا ہے نام الفت سی — روح تہراتی ہی محبت سے
ہاتہہ آئے ہو آج قسمت سی — دم نکلتا تہا تم پہ مدت سے
اک نظر اس طرف بہی دیکہو جان — دیکہتا ہون نگاہ حیرت سے
مرکے زندہ کریگی ہماری جان — حشر ہو بیشتر قیامت سے

عشقبازی ہی آج کل ہین شریک
ہون مین مجبور اپنی خلقت سی
ابتدا مین یہ حال تہا جنکی
اونکو نفرت تہی میری صورت سی
پیش آتے ہین اب تو کس طرح
پیار سے لطف سے عنایت سی
وقت اچہا نہین بچا لینا
مجکو پروردگار تہمت سے
[illegible] جو کچہ ہوا سزا اپنی [illegible]
کیون ہرے [illegible] بیمروت سی

[illegible]

کیا پوچھتے ہو حال بہر حال شکر ہے — کافی ہے تیرے حق مین عنایات آپکی
کیا آسمان ہمارے ہکّلی لگا گئے — صاحب ادہر چلی ہے بہت کاٹ آپکی

چھلا اوتار نے دیا کیون مٹنے رنگ کو
او انگلی بہی سرخ ہو گئی ہیہات آپکی

عنایت کی نظر ہم پر نہیں ہے — زہ اکھہ اب تیری او دلبر نہیں ہے
نہین بیوجہ اپنی آہ و زاری — محبت یار سے کیونکر نہیں ہے
رگڑ تو شوق سے خنجر گلے پر — سرک جائی یہ ایسا سر نہیں ہے
غریب یار ثابت ہے مجھے بہی — مگر قابو مرا دل پر نہیں ہے
مین فرقت مین گلا کاٹونگا اب — چھری لا دو اگر خنجر نہیں ہے
اوٹھا دان ناز کس کس بت کی ہاے — کلیجا ہے مرا پتھر نہیں ہے
جو کہتے ہو نہیں اب تجکو الفت — بہت اچھا بہت بہتر نہیں ہے
حسینون کی محبت چھوڑ دیا دل — برا یہ شغل ہے بہتر نہیں ہے
ہماری جان کتنی پر پہنسے ہین — تجھے خوف خدا کافر نہیں ہے
نہ بہڑکا آتش شوق او محبت — مرا سینہ ہے کچھ مجمر نہیں ہے
سمجھایا ہے جو کچھ غیر دانے صاحب — تمہارے واسطے بہتر نہیں ہے
نہ دے تکلیف می فرقت مین ساقی — یہ جام زہر ہے ساغر نہیں ہے
سبب کیا کہون نہ پہر تشریف لائے — اگر باعث کوئی دلبر نہیں ہے
کرے فرقت مین کب تک صبر ایوب — یہ عاشق تیرا پیغمبر نہیں ہے
بحمد اللہ ہوئی فی جملہ تخفیف — وہ زور عشق غارتگر نہیں ہے

مین رویا دیکھہ گور رند مغفور
لحد پر گل کے بہی چادر نہیں ہے

جو غیرون سی ہین یہ اشارے تمہارے — ملینگے نہ مشفق ہمارے تمہارے
نہین طور اگلے سی پیارے تمہارے — نئے اب ہین انداز سارے تمہارے
وہ دیکھے کن آنکھہ سے جور غیر کو — جگر کر تا رہا ہو نظارے تمہارے
دکھاتی نہیں شکل ہی دو دو دن تک — آرزو دے ہین کیا دل مین پیارے تمہارے

یہی قول و اقرار باہم ہوئے تھے
تمہارے ہمارے ہمارے تمہارے
[illegible]

[illegible]

بیخبر بیٹھے ہو کیا منزل ہستی میں رند
کوچ در پیش ہے تیاری کرو چلنے کی

ستم کیا کیا شب فرقت میں تو نے مجھ پہ توڑا ہے
شکست جام کا بہتان ہم رندوں نے جوڑا ہے
اوڑا یوں نے بچیان کر کے نہ تو میری گریبان کو
یہ ساری رات بیٹھا ہی نہیں سو دیا دم بھر
الہی الاماں ہو نگہبان اپنے نیند ونگا
پہنسا ہیں بلبلیں گن گن کے توڑے پہول چن چن کے
جو دو روتے ہیں تو کس خوشامد سے منایا ہے

سزا ہے تیری او دل تجھ جو کچھ ہو سو تھوڑا ہے
بہلا سا گیسوے ہے بھی قتح کو اپنے توڑا ہے
خون کن دقتوں سے میں نے اک اک تار جوڑا ہے
الہی دل ہے یہ ہم میں مر پا کوئی پہوڑا ہے
بلا نازل ہو بے شانی یہ کاکل اسنے چھوڑا ہے
چمن میں تم ادا صیاد و گلچین کچھ بھی چھوڑا ہے
کبھی پانوں پر کرتے ہیں ہم کبھی ٹوٹنگو جوڑا ہے

ترا اور رند کیا انصاف ہوگا اب قیامت میں
سمجھ لیگا وہی تجھسے خدا پر اسکو چھوڑا ہے

نہ یاد دہان و کمر جائیگے
ہے کب تلک چشم تر جائیگے
زیادہ ہوا وصل سے اشتیاق
نہ دیکھے ترا دل یہ ممکن نہیں
ہوے پر بھی آنسو بہنیگے یوہیں
بنا دی جدائی نے تیری وہ شکل
رسائی سے اسکی یقین ہو گیا
چڑھانا نہ تم قبر عاشق پہ گل
چلے جائینگے دم بخود ناگزیر
سن او گل بہت منہ نہ چڑھ جائیگی
نہ کرنا تھا اسے سوال و جواب
چھپا ماہ ، پڑھیں منہ چاند سا
لیں اب آپ تشریف لیجائیے
طبیعت کو ہوگا قلق چند روز

یوہیں عمر اکدن گذر جائیگی
یہ ندی چڑھی ہے اوتر جائیگی
طبیعت میں سمجھا تھا بھر جائیگی
محبت ہے کام اپنا کر جائیگی
مر ساتھ میرے چشم تر جائیگے
اجل دیکھکر مجھکو ڈر جائیگی
وہ زلف ایکدن تا کمر جائیگی
صبا لاکے دو پھول دھر جائیگی
لگے وحشت دل جدہر جائیگی
یہ تھوڑی سے عزت اتر جائیگی
تری بات پہنچ نامہ بر جائیگے
نہ عادت بھی رشک قمر جائیگی
جو گذرے گی مجھپر گذر جائیگی
ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائیگی

بری رند نے کی تقصیر کی
قبرستان تک یہ خبر جائیگی
رنگ لگی ہی پھر لیے جی جا ہی تو ہے
نہ بھی ہمسے دوستی کا ہی تو ہے
ساقیا ہوش بیخودی ہی تو ہے
شکر الحمد کیا میکشی ہی تو ہے
ہیں پڑی ہمسے عاشقی ہی تو ہے
راہ پر آپ کا آجانا کب ہی تو ہے
ہم بھی آ پہنچے کبھی اپنی ہی تو ہے

دم آزردگی تاوان کیا ہے
آگیا پیچ دوستی اپنی ہی تو ہے
ہاتھ تلکف ترا صبا عطا ہی تو ہے دل
نہ کیا بہیں کہاں اپنی حلیں
وقت وصل آج یہ پیچی ہی تو ہے
کون دل کا اور دوسرا ہے بلبل
دل ہمارا چمن میں جی ہی تو ہے
نہیں لگتا آخر نہوسکا ا ے رند
ضبط پیدا ہارے گدگدی ہی تو ہے

آج گلشن مین کون آتا ہے — گل جو پھولا نہین سماتا ہے

دیکھون طالع کی اب رسائی کو — مری بگڑی کو کیا بناتا ہے

دل دیا انتو ایک کافر کو — دیکھیے کیا خدا دکھاتا ہے

عمل خیر کرلے کچھ غافل — وقت فرصت دگر نہ جاتا ہے

رد کے کرتا ہون عرض حال اگر — تو ہنسی مین مجھے اڑاتا ہے

بھولا بھٹکا سا آپ پھرتا ہے — خضر رستا کسے بتاتا ہے

شوق نظارہ جمال ہے مجھے — کوبکو در بدر پھراتا ہے

شاہ راہ عدم کا حال نپوچھ — ایک آتا ہے ایک جاتا ہے

نہ ملیگا زیادہ قسمت سے — رنج بیہودہ کیون اٹھاتا ہے

عشق مین رکھہ نہ زندگی کی امید — یہ مرض گور ہی جھنکاتا ہے

تم بھی سوے عدم چلو اے رند
قافلہ روز یان سے جاتا ہے

مجھے دیکھے دل جان کھوتا پڑا ہے — غرض ہاتھہ دونون سے دھونا پڑا ہے

جو رونا یہی ہے تو پھر ٹلنگی انکھین — مجھے انتو آنکھون کا رونا پڑا ہے

محبت مین رسوا سا رسوا ہوا ہون — زمانے سے محجوب ہونا پڑا ہے

رہا نہ مزہ فرقت مین شرمندگی ہے — منہ اشک ندامت سے دھونا پڑا ہے

کئے سیکڑون گھر محبت نے غارت — سنو جیسے محلے مین رونا پڑا ہے

مین پاتا نہین دل کو سینے مین اپنے — کئی دن سے خالی پر کونا پڑا ہے

سمجھتا تہا مین دل لگی دل لگانا — سو اب جان کا ہاے رونا پڑا ہے

ہتیلے ہین کبھی رکھکے منہ انکی منہ پر — سو منہ ڈہانکے آج رونا پڑا ہے

مرے گھر مین آنے کی انکی خوشی ہے — گھر دن مین رقیبون کے رونا پڑا ہے

مرے ساتھہ سوتا نہین یار آکر — اسی بات کا ہاے رونا پڑا ہے

پلنگ ایک جانب کو اوندھا پڑا ہے — کسی سمت اوالٹا بچھونا پڑا ہے

مسہری یہ ہوتا ہے تابوت کا شک — نہ مرنا پڑا ہے کہ سونا پڑا ہے

کر وجہل کے آباد اب گور اے رند — بہت دن سے سونا وہ کونا پڑا ہے

۴۹

گل کسی شمع رو پہ کہا بیٹھے / دل کو پروانہ ساں جلا بیٹھے
سر کے منہ پر ہوائیاں چھوٹیں / چاندنی میں اگر وہ آ بیٹھے
تولنا تیغ کا عبث ہر بار / جو لگانا ہوا لگا بیٹھے
ہے وہ قسمت فقیر ہو جاؤں / میرے سر پر اگر ہما بیٹھے
رکھدیا سر کو پاے قاتل پہ / مرتے مرتے بھی جی جلا بیٹھے
جذبۂ دل نے کیا تمہیں کھینچا / بے بلائے جو پاس آ بیٹھے
راہ الفت میں رکھا بعد قدم / سر سے ہم پہلے ہاتھ اٹھا بیٹھے
لگ چلا ہے تو پھر نہ رکھیو دلا / تیر بھی سیدھی جو دوشا بیٹھے
کشتگان وفا شہید ہوے / اب پڑے ہیں آپ مرثیا بیٹھے
خاک ہو کر اگر اٹھیں تو اٹھیں / اٹھو در پر تمہارے آ بیٹھے
نکلیے گھر سے طالب دیدار / راستوں میں ہیں جا بجا بیٹھے
بوسۂ خط طلب جو میں نے کیا / خال رخ کو بھی وہ چھپا بیٹھے
مہر اب کو کلوں پہ ہونی لگی / دولت حسن جب لٹا بیٹھے

سبز رنگت پہ اس پری کے رند
کیا عجب ہے جو زہر کہا بیٹھے

سانس دیکھی تن بسمل میں جو آتے جاتے / اور جلا دیتے جگر کا دیا جاتے جاتے
خط نے اس عارض رنگین پہ کیا عرصہ تنگ / خار ہیں صحن گلستان کو دباتی جاتے
کیا خبر ہو گئے نہ کسی روز مری گھات پہ تم / آخر اس راستے سے روز ہو آتے جاتے
آتش شوق پہ کرتے ہیں یہ کار روغن / اشک گرم اور بھی ہیں آگ لگاتے جاتے
آزماتا ہوں محبت میں میں ظرف دلکو / درد و غم اسمیں کہاں تک ہیں سماتے جاتے
نزع میں چاہیں تمہیں منہ سے اوٹھانا تھا نقاب / آخری وقت تو دیدار دکھاتی جاتے
یک بیک کیسی مٹے حرف محبت کیونکر / لالہ رو داغ ترا جائیگا جاتے جاتے
دل بیتاب شتاب آئیگا قاصد نہ تڑپ / راہ میں دیر لگی خط آتے جاتے
کوچۂ یار میں جانے کا مزاحم ہی کون / خود حذر کرتا ہوں اس راہ سے آتے جاتے
اشک آنکھوں سے نکلتے ہیں لبسرخی مائل / چشم بد دور نئے رنگ میں لاتی جاتے

شمع و گل تربت عاشق پہ نہ لائی تم بھی
فاتحہ کے لیے تم ہاتھ اٹھاتے جاتے
[illegible]

بت کرین آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

ہاتھ پہونچے نہ پانون تک اُسکے
طالع بد نے نارسائی کی

یار رستے سے پھر گیا آکر
بخت برگشتہ نے برائی کی

بحر خون کی ہین مچھلیان پانچون
اور انگلیان پنجۂ حنائی کی

جو یہ ہین تمسے بیوفا سیکھین
رسم اُٹھ جائے آشنائی کی

موت آجائے قید مین صیاد
آرزو ہو اگر رہائی کی

لب لعلین کی گر صفت لکھون
سرخ رنگت ہو روشنائی کی

تیرے کوچے مین بادشاہون نے
سلطنت چھوڑکر گدائی کی

نہ دلایا دو تسلسل اشک
سمر بین یار کی کلائی کی

رونگٹا تک کہین بدن پہ نہین
انتہا ہوگئی صفائی کی

دیکھے اُس منہ کو گر واعظ
قلعی کھل جائے پارسائی کی

خاک ہوکر نکالا اُسکا غبار
اور صورت نتھی صفائی کی

بھولا بھٹکا سا آپ پھرتا ہی
خضر نے کسکی رہنمائی کی

دھوم ہے یاسمن عذارون مین
گوری گوری تری کلائی کی

کاسہ زانو کا جام جم ہے مرا
سیر کرتا ہون مین خدائیکی

خط کو منڈوا کے آج اُس گل نے
گلشن حسن کی صفائی کی

واہ رے حسن ایک یہ نگت ہی
تن کی اور زیور طلائی کی

آئے تھے ساتھ لیکے نقد حیات
کھو چکے اُسکو یہ کمائی کی

مٹ چکین اب کدورتین صاحب
کون سی شکل ہے صفائی کی

فقر مین بھی وہی دماغ ہے رند
بو نہین جاتی میرزائی کی

چہکتے ہین مرغ چمن کیسے کیسے
کھلے ہین گل و یاسمن کیسے کیسے

کرے نظم وصف دہن کیسے کیسے
سنا لے زبان نے سخن کیسے کیسے

ذرا دیکھ عبرت سے سوتی ہین غافل
مزارون مین پہنے کفن کیسے کیسے

تجھے دیکھکر چوکڑی اپنی بھولے
چکارے بنے ہین ہرن کیسے کیسے

[illegible]

برف بلواکے کلیجا مرا ٹھنڈا کر دے | آب انگور نے تو آگ لگا دی ساقی
تیرا جی چاہے تو بلوا دے کوئی جام شراب | ہاتھ پھیلانیکا سیدہ نہیں جا دی ساقی
نفس گرم کی تاثیر نے مے ساغر سے | شعلہ نفط کی مانند اڑا دی ساقی

اور تو حسرتیں سب رند کی دلسی نکلین
جام کوثر کی تمنا رہی باقی ساقی

جام بہر بہر کے مے ہوش ربا دی ساقی | آج اتنی تجھے توفیق خدا دے ساقی
خم کا خم لاکے مرے منہ سے لگا دے ساقی | بعد مدت تو مجھے آج جہکا دی ساقی
منہ سے لگتے ہی مرے ہوش اڑا دے ساقی | ایسی بوتل کوئی جنکر مجھے لا دے ساقی
دخل کیا میرے بہکنے کا وہ ہوں صاحب ظرف | ایک درجن جو برانڈی کی پلا دے ساقی
اسکی ہمت یہ نظر کرکے بقصد حسرت | مین تو پی جاؤن اگر مجھکو پلا دے ساقی
دم نکلتا ہے مرا پیتا ہے بینا لیکر | چند قطرے تو مرے منہ مین چوا دے ساقی
عالم آب مین سیر گل و لالہ دیکھون | بہر کے ساغر مے گلرنگ کا لا دے ساقی
ایک دو جام کی خاطر نہ جرا مجھسے انگہ | عین مستی مین تو مجھکو نہ دغا دے ساقی
آج کل ہیئے بذین ساقی کوثر تجھ پر | آج اگر میری لگی کو تو بجھا دے ساقی
کیا ہی ہم رندونکو بلواتا ہی جی جنکی شراب | ساقی زہر لبین اسکا صلا دے ساقی
بے گزک اسکو کلیجا ہی جلا جاتا ہے | لطف مے جلد مجھے بہر تکی لا دے ساقی
وہ قدح کش نہین فرقت مین ہین خاک نشین | زہر تہوڑا سا مجھے گہو لکی لا دے ساقی
سیر دو سیر کا کیا ذکر ہے منہ لنڈہا تھی | صرف مے کا جو بہی ہے تو خدا دے ساقی
کہیں ارواح نہ میخوارونکی محروم رہین | پہلے اک جام زمین پر تو لنڈہا دی ساقی
رحمت اسکی ہے تو میخوار و تیر بدلی جہائی | تو بہی میخانہ کو لنڈہا دے ساقی
درد دل دور کرے ساغر مے کی تاثیر | تیری ہی ہاتھ مین اللہ شفا دے ساقی

تیری مہدیہ یہ رند آیا ہے اقتان خیزان
ہووے پہ تلچھٹ ہی جو شیشے مین پلا دے ساقی

یاد میخوارونکو گر بادہ پرستی ہوگی | بعد مرنے کی بہی اک جوشش مستی ہوگی
خاکساران محبت کی جہان مدفن ہے | ابر رحمت کے عوض خاک برستی ہوگی

[illegible]

تھی زخود رفتگی یارب کہ یہ موت آگئی تھی — وہ چلی بھی گئی ہم آپ مین آتے ہی رہے

دیگر

واہ کیا شکل ہے تمہاری بت کی شباہت کیسی — آپ تو کیا ہی صانع تری صنعت کیسی

دیکھتے بھی نہیں تم چشم عنایت کیسی — پیار تم کیسا ہی مری جان یہ الفت کیسی

کون عاشق ہے ترا یار محبت کیسی — اب تو یہ یاد نہیں بھی تری صورت کیسی

ہچکیان میری بندھی ہیں دم میں دم اٹھتی ہیں — آج پہر کی ہی تب ہجر نے شدت کیسی

رکھ چکا ہون مین گلا اپنا چھری کے نیچے — سان پنجر کی بھی مہلت نہیں فرصت کیسی

بے سبب دشمن جانی وہ ہوا ہے میرا — بغض بیکار ہے اوس بت کو عداوت کیسی

ٹال جاتی تھے جو تم مین بہی طرح دیتا تھا — در گذر اب نہیں کرتے تو مروت کیسی

ہل کے پانی نہیں پی سکتا ہوں کہا کیا — سلب کی عارضۂ ہجر نے طاقت کیسی

کیون نہوں مستحق لطف و سزاوار کرم — کی ہی سرکار مین سیدبخنے رفاقت کیسی

تم جو تو کہکے پکارو سر محفل مجکو — فخر ہو جائے مرے واسطے ذلت کیسی

مٹ گئی جسکی تمنا مین ہزارون نقشے — کھینچی تصویر ترے صانع قدرت کیسی

تم بہی تو چیدہ ہی مین ایجاد کے گڑھے ہی — دیکھو درگاہ مین ہوتی ہے زیارت کیسی

مجھسے مانگی جو کبھی وہ شہ خوبی نے زر — جان تک دیدون ادسی دولت و حشمت کیسی

نکر بیہوشی ان تک تو مجھے ہشیار جانے دے — تجلی گاہ تک شوق جمال یار جانے دے

نرہ پابند کفر و دین غرض کہا اوسکی نفس ہے — جو عاشق ہے تو قید سبحہ و زنار جانے دے

رہا ہون ہم صفیر عندلیب قدس برسون — نکر تو محبت مجھسے بلبل گلزار جانے دے

دلا تو نے لب شیرین کے تیرے واسطے سمین — یہ بد پرہیز ان چندے تو او بیمار جانے دے

برس کر تو نہ کہہ اے چشم طفلان کی زرد یکھا — ندی انکھونکو چھیڑے ابر گوہر بار جانے دے

ترا ہی بیکسان عشق پر ظلم و ستم کرنا — نکر یہ بدعتین حسن غریب آزار جانے دے

قسم ہے تجکو اے دست جنون سودا کے کامل کی — جہا تک تار گریبان تک سر اسکا رجانے دے

وہ اپنی زہد پر نازان کلامین اوسکی کہہ بھی — نہ سمجھتے مجھسے واعظ کہہ دیا تکرار جانے دے

ترقی خواہ حسن اتنو ہزارون نو ملازم ہیں — نمک خوار قدیمی کو لیا سرکار جانے دے

امیر

بہاری کی نادیدہ کہو دن جو مین [illegible]

[illegible]

دیگر

حصول اس دلکا کبھی مدعا نہیں ہوتا

حضور قلب جو وقت دعا [illegible] نہیں ہوتا

اثر دکھا [illegible] سوختہ [illegible] نہیں ہوتا

جبھا ہوا کبھی وا [illegible]

عزیز رکھتے ہیں مہجور ساغر گل کو | بغیر گل نہیں آرام و چین بلبل کو
صدا آفرین ہے مرے صبر و تحمل کو | کہ جھانکتا نہیں چاک قفس سے بھی گل کو
نہوئے نام ہی جانب سے بد گمان صیاد ۱۳

مرا خیال ترے دل میں کب گذرتا ہی | کبھی نہ نانو لنگا میں تو خدا سے ڈرتا ہی
غرض کہ میری ہلاکت پہ تو ہی مرتا ہے | پر ونکو کھولدے ظالم جو بند کرتا ہی
قفس کو لیکے میں اڑ جاؤنگا کہاں صیاد ۱۴

میں نہ ہوں صحن گلستان میں تھا مرا بستر | چمن کی سیر میسر تھی مجکو آٹھ پہر
پہنسونگا دام میں اگر مجھے تھی یہ خبر | الٰہی دیکھیے صحبت بر آر ہو کیونکر
زبان دراز ہوں میں اور بد زبان صیاد ۱۵

ادھر سے دام میں الجھائینگے تری بلبل | ادھر ہے دام بچھا رکھے ہو محبت گل
پہنسا ہی لینے کی ہے فکر جا بجا بالکل | نکالیو نہ قدم آشیان سے او بلبل
لگا رکھے بیٹھے ہیں بہتیرے جہاں تہاں صیاد ۱۶

اگرچہ میری بھی کی آشیانہ بربادی | مگر کبھی نہ کسی روز میں ہوا شاکی
پر اب تو ظلم پہ جلاد نے کمر باندھی | چمن میں رکھا نہ بلبل کا نام تک باقی
خدا کرے یونہی ہو جائے بے نشان صیاد ۱۷

وہ عندلیب خوش الحان ہوں ہی ہر اک شہرا | ہزار بار کیا بند نطق طوطی کا
بہت تمہیں ہی ہوتی اگر تمیز ذرا | مرے بیان کو سن سکتی کان تک اٹھا
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زبان صیاد ۱۸

نہ اسکی دام میں آتا میں تمہارے رند | یہ کشمکش نہ اٹھاتا میں تمہارے رند
کبھی قریب نہ جاتا میں تمہارے رند | فریب اسکے نہ کہاتا میں تمہارے رند
نکرتا دام اگر خاک میں نہاں صیاد ۱۹

مخمس غزل حکیم نواب میرزا

۱
جاتے ہیں وہ دریا کی کنارے ہی کئی دن سے | گلشن کے بہی کرتی ہیں نظارے کئی دن سے
بگڑے ہوے انداز ہیں سارے کئی دن سے | کہتے ہیں نہیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے

ابھی ہیں اور نہیں فصل بہار کو کئی دن سے
۵
[illegible]
۶
[illegible]
۷
[illegible] طرح ہمارا دل بیتاب نہ ترسے
[illegible]

کیا شب کو ملاقات ہوئی رشک قمر سے	بے صبح نکلتا نہیں وہ رات کو گھر سے
۵۰	خورشید کے انداز ہیں سارے کئی دن سے
پس چپکی ہی بیٹھی رہو کچھ منہ سے نہ لاؤ	نقرئی پہ کسی اور کو دو قسمیں نہ کھاؤ
گردن کو جھکاؤ کہ اب آنکھوں کو چراؤ	ہم جان گئی آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ
۵۱	بگڑے ہوئے تیور ہیں تمہارے کئی دن سے
یہ عشق فسوں کار نیا رنگ ہے لایا	اب آپ کو بھی ہنسنے لگا اپنا پرایا
لیلیٰ جسے سمجھے تھے وہ مجنوں نظر آیا	آخر میری آہوں نے اثر اپنا دکھایا
۵۲	گھبرائے ہوئے پھرتے ہو پیارے کئی دن سے
آئینے کی مانند نظر آتے ہو حیران	مستی ہے نہ کاجل ہے نہ مہندی ہے نہ [illegible]
کنگھی ہے نہ چوٹی ہے نہایت ہو پریشان	کس شعلہ کا کل کا رکھا سوگ مری جان
۵۳	گیسو نہیں کیوں تم نے سنوارے کئی دن سے
لب خشک نظر آتے ہیں اور چشم ہے پرنم	ہر بات میں بھرتے ہو نفس سرد [illegible]
کس کے لیے صاحب نے بنایا ہے یہ ماتم	کس چاک گریبان کا لیا آپ نے ماتم
۵۴	کپڑے بھی نہیں تم نے اتارے کئی دن سے
شکرانے کا ہنگام ہے شکوہ کریں کیونکر	افضال الٰہی سے کرم انکی ہیں ہم پر
ہوتے ہیں عنایات خطاب اتنے مکرر	دیوانہ بھی سودائی بھی فرماتی ہیں اکثر
۵۵	ان ناموں سے جاتے ہیں پکارے کئی دن سے
مجبور ہوئے ہیں نہیں کچھ عشق سے چارا	زیبا نہ تھی جو ننگ کی وہ بھی گوارا
کیا عرض کریں آپ سے باعث ہی یہ سارا	دل پھنس گیا ہے آپ کی زلفوں میں ہمارا
۵۶	ہیں بندہ بے دام تمہارے کئی دن سے
بیجا ہے مری جان اب انکار نہ کیجے	جو دل میں تمہارے ہے وہ سب ہم ہیں سمجھتے
انداز و روش دیکھتے ہی جان گئی تھی	پامال کرو گے کسی وارفتہ کو اپنے
۵۷	اٹکھیلیاں ہیں چال میں پیارے کئی دن سے
ہے سب کو یقین انکی نہ آنے سے یہاں کے	پس ترک ملاقات ہوئی اب نہ ملینگے
جو وجہ ہے یارو وہ بیان کیجے کس سے	اک شب کہ گھر آئے مہمان بنے تھے

[illegible] ہیں اس [illegible] کئی دن سے

۵۸

[illegible] کئی دن سے

۵۹

[illegible]

دیر کے بعد طبیعت ہوئی تی بحال
دل مشتاق تھا از بس ترا جویاے جمال

کچھ تسلی ہوئی کم ہونے لگے رنج و ملال
جان مہجور کو وہ چند ہوا ذوق وصال

٢٠
درمیان نامہ و پیغام مریجان ہوے
قول و اقرار ہوے وصل کے سامان ہوے

شکر صد شکر ہے ہجر کے ایام تمام
گرچہ آغاز برا تھا یہ ہوا نیک انجام

زندگانی کی ہوئی مجکو امید اے گلفام
صبح وصل آئے نظر گذری مصیبت کی شام

٢١
لائے تشریف مرے گھر مین سرافراز کیا
جو تصور مین نتھا مجسے وہ انداز کیا

آتے ہی ڈالدئے ہاتھ گلے مین میرے
اپنے آنچل سے مری آنکھون کے آنسو پوچھے

خوب سا رو دئے مرکے ساتھ گلی مل مل کے
منھ پہ منھ رکھے ہوے دیر تلک بیٹھے رہے

٢٢
رنج ہوتا ہے نہ رو تجکو مرے سر کی قسم
جان رو رو کے نہ کھو تجکو مرے سر کی قسم

جشن شادیکا ہی ہنگام نکر حال تباہ
مجکو بھی رنج جدائی تھا نہایت واللہ

ہو قلق دشمنونکو رکو لیکن ہمارے بدخواہ
عالم الغیب مرے حالت دل کا تھا گواہ

٢٣
تجکو باور نہین آنے کا تو کیا وقت ہے
جو مرے دلپہ گذرتی ہے خدا واقف ہے

جبسے دیکھا تھا تجھے تھی تری الفت مجکو
بھولتی تھی نہ کوئی دم تری صورت مجکو

ہو گئی تھی تری الفت سے محبت مجکو
تری حالت پہ رہا کرتی تھی حالت مجکو

٢٤
سن نہ لیوین کہین اندیشہ تھا غمازون سے
تذکرے ترے رہا کرتے تھی ہمرازون سے

للہ الحمد کہ ہم تجسی ملاقات ہوئی
جو نہ تھی وہم و گمان مین کبھی وہ بات ہوئے

دو گرفتارون پہ خالق کی عنایات ہوئے
اسکو اعجاز کہون مین کہ کرامات ہوئی

٢٥
عقل حیران ہے کسطور سے یان ہم آئے
کسطرح وصل ہوا کسنے یہ دن دکھلائے

سرگذشت اپنی تو جو کچھ تھی سب وہ ہی کہی
داستان اپنی سنا ہجر مین کیا کیا گذری

[illegible]

٦٦

[illegible]

تیرے دلکو معلوم ہے سربسر | کہ ہوتی ہے دلکو تو دل کی خبر
مجھے آہ وزاری سے یاں کام ہے | یہی کیونکر کہوں تجکو آرام ہے
نہیں بے اثر ہوتی عاشق کی آہ | کرے اور کرے دل میں جو گھر کے راہ
زباں پر نہ لاتے ہو گو حال دل | نہ جانے کوئی تاکہ احوال دل
مگر جی میں واللہ ہوگا خیال | وہ محروم یاں سے گیا بے وصال
اڑاتا تھا آکر جو کوچہ میں خاک | وہ دیوانہ یاں سے گیا دردناک
مجھے بھی یہی رنج ہے اور ملال | اسی بات کا ہر گھڑی ہے خیال
نہ بیٹھے گھڑی بھر بھی تنہا بہم | عبث وصل سے ہوگئے متہم
رہا ہجر ہے وصل کی رات بھی | نہ کی شرم سے اسکی تو بات بھی
میں تا استاد اک شب سجاتا اگر | نہوتا جدائی کا رنج اسقدر
عبث دل لگا کر غضب میں پڑا | مصیبت میں رنج و تعب میں پڑا
رہا درمیاں پیرے اسکی حجاب | نہ سرکا دوشالے کا رخ سے نقاب
تصور یہی دل میں کرتا ہوا | چلا جاتا تھا آہیں بھرتا ہوا
قلق جبکہ از حد زیادہ ہوا | تو رو رو کے لبوں اس غزل کو پڑھا

غزل

مجھے اسکے کوچے سے آنا تھا گیا | گرانا تھا تو دل لگانا تھا گیا
لگاتے ہی دل کے پہنچا ہجر میں | پیر کیا ہوگیا میں نے جانا تھا گیا
اسے دوستی جو نہ منظور تھی | تو پھر اپنے گھر میں بلانا تھا گیا
مرے حال پر گر نہ تھی چشم لطف | تو چھپ چھپ کے آنکھیں لڑانا تھا گیا
دکھانا تھا پھر جو نہ چاند سا | تو اکبار صورت دکھانا تھا گیا
میں جاں تک تو دینے کو موجود تھا | مجھے اور پھر آزمانا تھا گیا
مرے مرتا تھا خود جان سے پیر یہاں | ستائے ہوئے کا ستانا تھا گیا
نشانی نہ دینی تھی اپنی اگر | تو پھر نام مجکو بتانا تھا گیا
کوئی دل کا ارماں نکلا نہ تھا | ابھی کوچہ درپیش آنا تھا گیا
دلا کر دیا تو نے مغرور اسے | غم عشق اسکو جتانا تھا گیا

کسی پر جو عاشق نہیں ... [illegible]
تصور ... جان ... [illegible]
... [illegible]

... نامہ روانہ کیا ... [illegible]
... لطف الملاقات ... [illegible]
... [illegible]

پیا اب تو سفر میں ہوں ای لربا
خدا جانے کب ملائے خدا

کوئی ہاتھہ کا اپنے چھلا ضرور
مجھے بھیجو خط میں ہے رشک حور

رہیگا مرے پاس تیرا نشان
کرونگا میں تعویذ دل حرز جان

۱۰۱ اکثر جو فرقت میں گھبراونگا
اسے لال کر کر کے گل کھاونگا

یہ نامہ لکھا فرخ آباد میں
پھرین حسرتین جان ناشاد میں

یہاں سے بریلی کو جاتا ہوں میں
قدم اپنا آگے بڑھاتا ہوں میں

جو باقی رہا میری جان دم میں دم
تو پھر آنکھ دیکھتا ہوں قدم

بجالاونگا سب حق بندگی
غلامی کرونگا میں تا زندگی

نہ چھوڑونگا تجکو کسی حال سے
میں قربان ہوں جان و مال سے

جواہر جو تو ہے تو میں جوہری
میں دیوانہ ہوں تو اگر ہے پری

اگرچہ نہیں تجہپہ ہرگز گمان
کہ ہو غیر کے حال پہ مہربان

ولیکن میں مجبور ہوں رشک حور
کہ ہے عشق میں بدگمانی ضرور

خبر میرے مرنے کی جبتک نہ پائے
تجھے چاہئے جو ادر سے دل لگائے

مگر شاید میں جیتا پھر آیا دہان
ہے غیر کے بس میں تم میر سجان

یہ سنتی ہی جی سے گذر جاونگا
یقین جان بے موت مرجاونگا

ذرا دھیان میرا رہے آپ کو
نہ سننا کوئی کچھ کہے آپ کو

یہہ خط ہے مرا میرے دلبر کے نام
ہوا ختم نامہ یہاں والسلام

مخمس بر غزل واجد علی شاہ بہادر خلد اللہ ملکہٗ

۵۱

آج تو رونق گلزار مٹاو صاحب
بلبلیں عش کریں جہرہ دکھاو صاحب
گھنیوں میں گل و لالہ کو اڑاو صاحب
یہاں صاف پہ رنگینی دکھاو صاحب

۵۲ قول یار ہے تو گل چہلو تکے کھاو صاحب

حسن کا رتبہ عالی نہ گھٹاو صاحب
عیب اس چاند سے منہ کو نہ لگاو صاحب
اہل بینش کی نظر سے نہ گراو صاحب
داغ دل سے رخ روشن نہ ملاو صاحب

مہر کو نسبتی شیشہ نہ دکھاو صاحب

۵۳

دلکو اس حسن خداداد کی لعنت [illegible]
مردم چشم کو نظارہ کی عادت [illegible]
ایک تین قد موتی قسم [illegible] محبت [illegible]
حلقہ چشم کو اس [illegible] کی حسرت [illegible]
آنکھ میں [illegible] بادہ [illegible] وصاحب

۵۴

۵۵

[illegible] یاد کی گلزار مری جان [illegible]
خاطر جمع [illegible] قمری کی [illegible]
[illegible]
ناتوان عاشق [illegible]
طوق قمری کا [illegible] وصاحب

۵۶

بیخودی کی [illegible]
[illegible]

ولہ

ہٹ جاے دغدغہ کہین رو رحاب کا | منہ ہطرف کو پہر ہی جکی آفتاب کا

ولہ

یہانسے بلبل شیدا تو آشیانہ اٹھا | چمن سے تیری مقدر کا آب و دانہ اٹھا

ولہ

ہوا کیا چاہ سے حاصل نہ چاہو گی تو کیا ہوگا | کیا یہ کچہ محبت مین خفا ہو گی تو کیا ہوگا
محبت رکہنا ہر اک دم مین بگڑنا ہر گہڑی رونا | یہ پائی وصل مین لذت خفا ہو گی تو کیا ہوگا
مجہے حاصل ہوا کیا آپکے دلبر بنانی سے | اگر اور وں کے اب تم دلربا ہو گی تو کیا ہوگا

ولہ

جل گیا خاک ہوا گو مرا خرمن نہ رہا | خوف تیرا ہی تو برق شرر افگن نہ رہا
ہو نہ غمگین اگر زاد سفر پاس نہین | شکر کر شکر کہ اندیشہ رہزن نہ رہا

ولہ

کون ہم بعد فنا ہو گا جسے غم اپنا | ابہی ہم زندہ ہین کر لیتے ہین ماتم اپنا

ولہ

کفر ہم جسکو سمجہے تہے وہ ایمان نکلا | جسپر پوتہی کا گمان تہا وہی قران نکلا
اب ہی آجاؤ جو صورت تمہین دکہلانا ہو | دم کوئی دم مین مرا ورنہ مری جان نکلا

ولہ

دل مبتلاے گیسو خمدار ہو گیا | یارب مین کس بلا مین گرفتار ہو گیا
دق کا فراق یار مین آزار ہو گیا | جیسے کسی پہ چہٹکے مین بیمار ہو گیا
رویا جو پہوٹ پہوٹ کی شوق جمال مین | اندہا تمہارا طالب دیدار ہو گیا
مر مر کے ہیلے تہے مرض عشق سے بچی | کیون نہ شکر ہے تمہین وہی آزار ہو گیا

ولہ

نہ پایا کون مکان ہین تجہ لامکان ہو پہنچا | تری تلاش مین مین بہی کہان کہان ہو پہنچا

ولہ

تمہی جل آیے ذرا طالب بیدار کے پاس | سب عیادت کی لئے جاتے ہین بیمار کے پاس

ولہ

پیرہم ہوئی ہی بادہ خوار دیکھو ہوا کہیں باغ
تو بھی آمادہ ہوا وساقی [illegible]
قدر ہے تیغ سے گرد و گل [illegible]
اب کہاں رنگ گلشن ہے [illegible]

ولہ

ہو زبان الہی سوال لگے واقف
جبین ہو عرق انفعال لگے واقف
خدا کرے نہ ہمین ہجر کا ملال لگے واقف
ہو مزاج مبارک ملال لگے واقف

٦٨

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ